REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P/G/DP-3

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۳۶

شمارہ ۴۲/۴۳

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۵۰ روپے
ششماہی ۲۲ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۶۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

ہفت روزہ بدر قادیان

THE WEEKLY "BADR" QADIAN

14356.

۲۱/۲۸ صفر ۱۴۰۸ ہجری   ۱۵/۲۲ اخاء ۱۳۶۶ ہش   ۱۵/۲۲ اکتوبر ۱۹۸۷ء

Major Zah...
M.C. Commond Hospital
Sec:- 12
U.T. CHANDIGARH- 160012

خدا کے مسیح کے انصار اور دستِ و بازو بنیں!

آپ کا فرض ہے کہ ہر طرف نورِ تقویٰ کی شمعیں روشن کریں

اللہ تعالیٰ تک رسائی کے ساتھ ہی انصار اللہ کہلانا حقیقت پر مبنی ٹھہرتا ہے

انصار اللہ بھارت کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام

۱۸-۸-۱۳۶۶/۱۹۸۷

مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت قادیان و جملہ اراکین مجلس انصار اللہ بھارت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے پیارے بزرگو! اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان کا سایہ ہمیشہ آپ سب کے شامل حال رہے۔ آمین

مجھے یہ معلوم کر کے بے حد مسرت ہوئی کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور تائید و نصرت کے طفیل آپ مجلس انصار اللہ بھارت کا آٹھواں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۳ اخاء (اکتوبر) کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ آپ کے اس اجتماع کو انتہائی بابرکت بنائے۔ اس کے مفید اور دیرپا نتائج ظاہر فرمائے۔ اور باہمی مودّت اور اخوت کی روح کے پروان چڑھنے کا یہ اجتماع موثر ذریعہ ثابت ہو۔ آمین۔ آٹھویں سالانہ اجتماع کے مبارک موقعہ پر میں آپ سب کو دو اہم امور کی جانب اختصار سے توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

امرِ اوّل:- یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک ایسے شرف سے نوازا ہے جو آپ کو دنیا بھر کے دیگر مذاہب کے بالمقابل ممتاز ٹھہراتا ہے۔ وہ امتیازی شرف یہ ہے کہ آپ ایسے عظیم الشان مقام پر جمع ہو رہے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے آخری ظہور کے لئے منتخب فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئے گئے اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے ذریعہ بنایا جس کا ذکر اس آیت کریمہ میں ملتا ہے۔ ھُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ (سورۃ الصف) ایسے جلیل القدر مقام خدمت کا تقاضا ہے کہ ۱ ولاً آپ سب اپنے قلوب کو اس آسمانی نور سے پوری طرح منور رکھیں اور ہر آن ایک بے لاگ اور غیر جانبدار اور منصف کی طرح اپنے قلوب کا جائزہ لیتے رہیں کہ کسی گوشہ میں ظلمت کا سایہ نہ ہو۔ ظلمت انسان کے باطنی نور کو داغدار کرنے کے لئے ہزاروں راہوں سے حملہ آور رہتی ہے۔ آپ کسی حالت میں اور کسی بھی طور سے ظلمت کو قریب نہ آنے دیں۔ اور اس نور کی اس طور پر حفاظت اور قدر کریں کہ یہ نور آپ کی اُخروی زندگی کو بھی منور کر دے۔ ثانیاً ہمیشہ یاد رکھیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو نور نصیب ہوا وہ سرتاپا اس نورِ کامل کی عاجزانہ غلامی کے نتیجہ میں نصیب ہوا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بڑی وضاحت سے فرمایا ہے۔ جیسے فرمایا:-

۱- فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ النُّوْرِ الَّذِیْۤ اَنْزَلْنَا ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ (تغابن: آیت ۹)

۲- قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ (مائدہ: آیت ۱۶)

اس نور کو آپ نے بھی اپنانا ہے۔ اور اس سے باقی دنیا کی ظلمت کو دور کرنے کا سامان کرنا ہے۔ کیونکہ (باقی صفحہ ۔۔۔ پر)

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۹ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ملنے والی اطلاعات کے مطابق حضور پر نور ان دنوں مختلف مقامات پر مراکز اور مساجد کے قیام کے سلسلہ میں کینیڈا اور امریکہ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل و کرم سے ہمارے جان و دل سے پیارے آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ اور مقاصد عالیہ میں حضور پر نور کو فتح نمایاں عطا فرمائے آمین۔

○- مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشان کرام و احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔

○- مکرم سید تنویر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ مع اہل و عیال چند روز قبل بھدرک (اڑیسہ) تشریف لے گئے ہیں۔ جہاں ان کی خوشدامن کا آپریشن ہونے والا ہے۔ قارئین سے آپریشن کی کامیابی اور موصوفہ کی کامل صحت و شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء کو منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب دعا کریں کہ جماعت کے لئے جلسہ سالانہ ۱۹۸۷ء ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بڑھ کر ہو اور اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے جماعت کے لئے مبارک کرے اور اپنے افضال و انوار و برکات نازل فرمائے۔

احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے عزم کرتے ہوئے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر نگران بورڈ بدر قادیان۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۲/۱۵ اخاء ۱۳۶۶ ہش

جب پانچ بھول گئے ...!

کون نہیں جانتا کہ پاکستان کا قیام ایک سیکولر جمہوری مملکت کے طور پر عمل میں آیا تھا جس کے دستور اساسی میں ہر شہری کو حدود قانون کے اندر رہتے ہوئے اپنے مذہب و عقیدہ کے مطابق عمل کرنے اور اس کی تبلیغ و اشاعت کی مکمل آزادی دی گئی تھی۔ خود بانیٔ پاکستان مسٹر محمد علی جناح نے قبل از تقسیم "ٹائمز" کے نامہ نگار ڈون کیمبل کو انٹرویو دیتے ہوئے دنیا کے سامنے پاکستان کی جو پہلی تصویر پیش کی وہ ان کے اپنے الفاظ میں یہ تھی:-

"نئی مملکت ایک عصری جمہوری مملکت (ماڈرن ڈیموکریٹک سٹیٹ) ہوگی۔ جس میں حاکمیت کے حامل جمہور ہوں گے"

اسی طرح ۱۶ کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے اعلان کیا:-

"مذہب کا کاروبار مملکت سے کوئی تعلق نہیں اور وہ صرف فرد کے ذاتی ایقان و ایمان کا معاملہ ہے"

صاف ظاہر ہے کہ مسٹر جناح پاکستان کو ایک ایسی مملکت بنانے کے متمنی تھے جو مسلمانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ ہر مذہب، قوم اور طبقہ سے تعلق رکھنے والوں کے لئے وطنیت کا مرکز درجہ رکھتی ہو۔ اسی یقین دہانی کے نتیجہ میں انہوں نے مختلف عقائد و نظریات کی حامل مذہبی اور سیاسی جماعتوں کی حمایت حاصل کی اور جب وہ قیام پاکستان کی جدوجہد میں کامیاب ہوئے تو حسب وعدہ انہوں نے ہر مکتب فکر سے تعلق رکھنے والوں کو کاروبار مملکت میں مناسب نمائندگی بھی دی مگر جیسے ہی بانیٔ پاکستان کی آنکھیں بند ہوئیں اقتدار سے چمٹے رہنے کی شیدائی ہوس نے "بابائے قوم" کی ان تمام یقین دہانیوں کو بالائے طاق رکھ دیا اور علماء سوء کی زبانی یہ راگ الاپا جانے لگا کہ پاکستان چونکہ ایک اسلامی مملکت ہے اس لئے یہاں عام جمہوری دستور کی بجائے خالص اسلامی نظام نافذ کیا جانا چاہیئے۔ اسی غرض سے پاکستان کے ۳۳ علماء کا پہلا اجلاس جنوری ۱۹۵۱ء میں بمقام کراچی منعقد ہوا جس میں "اسلامی مملکت کے بنیادی اصول" کے نام سے متفقہ طور پر ۲۲ اصول وضع کئے گئے۔ پھر جنوری ۱۹۵۳ء میں ان ہی علماء نے اپنی دستوری سفارشات پر نظر ثانی کرنے کے بعد بعض ترامیم منظور کیں جن میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا شرمناک مطالبہ بھی شامل کیا گیا۔ اس سے اب تک پاکستان میں یکے بعد دیگرے تین مستقل اور چار عارضی قوانین نافذ ہو چکے ہیں۔ مگر ارباب حکومت کے حاشیہ بردار ملاؤں کا یہ مطالبہ "زمین جنبد نہ جنبد گل محمد" کے مصداق آج بھی اپنی جگہ جوں کا توں موجود ہے بلکہ عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے ان کی طرف سے یہ دھمکیاں بھی دی جانے لگی ہیں کہ اندرون ملک اگر شریعت اسلامیہ کا نفاذ نہ کیا گیا تو حکومت ملک و قوم، خدا اور رسولؐ کی غدار ہوگی اور بھٹو حکومت کی طرح اس کا بھی جلد خاتمہ کر دیا جائے گا۔

دوسری طرف پاکستان کا دانشور، سیاسی اور سماجی طبقہ اس مطالبہ کے خلاف یہ اظہار کر رہا ہے کہ شریعت بل شریعت محمدیؐ کے صریحاً منافی اور ملک کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی ایک گھناؤنی سازش ہے جسے قوم [illegible] سے دیکھتی ہے۔ اسی ضمن میں ابھی چند روز قبل نام نہاد آزاد کشمیر کے صدر سردار عبد القیوم خان کا ایک بیان یو این آئی کے حوالے سے ہندوستانی اخبارات میں شائع ہوا ہے جس میں پاکستان کے وجود کو اسلامی نظام سے منسلک کرنے کے مطالبہ کو دشمنان وطن کی خوفناک سازش اور ملک کی سالمیت کے لئے خطرہ کی گھنٹی کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(ملاحظہ ہو روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۹/۱۶)

اس میں شک نہیں کہ آج پاکستان میں نفاذ شریعت کے نام پر جو نظریاتی جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ اس میں سردار عبد القیوم خان اور ان کے ہم خیال افراد کا موقف ہی معقولیت کا رنگ لئے ہوئے ہے کیونکہ جب بنیادی طور پر پاکستان کا قیام ہی ایک عوامی جمہوری مملکت کے طور پر کیا گیا تھا تو آج محض ذاتی اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لئے اسے ایک خالص اسلامی ریاست قرار دینا بانیٔ پاکستان کی تمام تر پیشگی یقین دہانیوں سے صریحاً انحراف اور پاکستانی عوام سے کھلی کھلی بدعہدی کے مترادف ہے۔ یوں بھی جب عملاً پاکستان میں مختلف عقائد و نظریات اور رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے لوگ آباد ہیں۔ تو وہاں محض کثرت تعداد کی بنا پر کسی ایک فرقے کا وضع کردہ اسلامی دستور نافذ کرنا نہ تو قرین مصلحت دکھائی دیتا ہے اور نہ ہی اس کی کامیابی کی کوئی ضمانت دی جا سکتی ہے۔ مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آج سردار عبد القیوم خان جیسے سیاسی قائدین کو جو چیز ملک اور قوم دونوں کے لئے انتہائی خطرناک اور سنگین نتائج کی حامل دکھائی دے رہی ہے وہ اس وقت کیوں ان کی نگاہوں سے اوجھل رہی۔

● جب علماء نے پہلی مرتبہ کراچی میں منعقدہ اپنے اجلاس میں ۲۲ دستوری سفارشات منظور کیں جن میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا وہ شرمناک مطالبہ بھی شامل تھا جس کو بنیاد بنا کر ۱۹۵۳ء میں احمدیوں کے خلاف ملک گیر ہنگامہ آرائی کی گئی۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

"یہ ابتلاؤں کے دن بیت جانے والے ہیں"

جو لوگ صبر سے ہر دکھ اٹھانے والے ہیں
وہی خدا کی محبت کو پانے والے ہیں

بڑھائے گا ہمیں جاہ و جلال میں مولا
اسی سے عزت و ناموس پانے والے ہیں

خدا کا وعدہ ہے ہم کو ملے گی فتح مبین
بفضل ایزدی دنیا پہ چھانے والے ہیں

صدائیں کلمۂ طیب کی ہم کریں گے بلند
رسول عربیؐ کی ہم شان بڑھانے والے ہیں

قلوب کفر میں وحدانیت کے جھنڈے کو
جہاں میں کون ہے بس ہم لگانے والے ہیں

مجال کیسے عدو کی ہے راستہ روکے
بفیض ختم رسلؐ بڑھتے جانے والے ہیں

ثبات قدم ہمارا وہ ڈگمگائیں گے کیا
جو اپنی آگ میں خود کو جلانے والے ہیں

ہے اور بات زمانہ ہمیں سمجھ نہ سکا
ہمیں زمانے کو رستہ دکھانے والے ہیں

مخالفت تو صداقت کی ہوتی آئی ہے
چراغ آندھیوں میں ہم جلانے والے ہیں

ہمارا پیارا خدا ہم سے پیار کرتا ہے
اسی کی حمد کے ہم گیت گانے والے ہیں

خلیق آج ضرورت ہے بس دعاؤں کی
یہ ابتلاؤں کے دن بیت جانے والے ہیں

(خلیق بن فائق گورداسپوری)

خطبہ جمعہ

ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی مساجد کو پاک اور صاف رکھیں

جو جماعتیں مسجد کی صفائی کی طرف توجہ دیتی ہیں انکی اپنی حالت بھی اسی شان کے مطابق درست ہوتی ہے

تمام بنی نوع انسان کو ملتِ واحدہ بنانے کے پروگرام میں بھی اس کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے

ازسیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۷ ظہور ۱۳۶۶ ہش (اگست ۱۹۸۷ء) بمقام مسجد فضل لندن

محترم عبدالحمید غازی صاحب ۱۶ گریسن ہال روڈ لندن کا مرتب کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیتاً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور اقدس نے سورۃ البقرہ کی آیت کریمہ ۱۲۶ تلاوت فرمائی:۔

وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ

(سورۃ البقرہ ۱۲۶)

فرمایا یہ آیت جس کا میں نے آج انتخاب کیا ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ وقت یاد کرو یا وہ ایک بہت ہی اہم وقت تھا جب ہم نے بیت اللہ کو بنی نوع انسان کے آنے کی جگہ ٹھہرایا۔ دور دور سے چل کر آتا اور اپنا مقصود بیت اللہ کو بنانا یہ قرار دیا۔ وامنا۔ اور اس جگہ کو امن کی جگہ قرار دیا۔ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّٰی۔ اور ابراہیم کے مقام پر اپنی نمازوں کی جگہ بناؤ۔ وعھدنا الی ابراھیم واسمٰعیل ان طھرا بیتی للطائفین والعٰکفین والرکع السجود اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل سے یہ عہد لیا کہ وہ میرے گھر کو دونوں مل کر پاک رکھیں گے تاکہ دور سے آنے والے طواف کرنے والے آئیں یا وہاں مسجد میں اعتکاف کی خاطر آئیں یا رکوع و سجدہ کی خاطر آئیں ان کو میرے گھر میں پاکیزگی کے سوا اور کچھ دکھائی نہ دے۔ یہ اس آیت کریمہ کا تشریحی ترجمہ ہے۔

سب سے پہلے ترجمہ "واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّٰی" کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ خانہ کعبہ کے پاس ایک

مقامِ ابراہیمؑ

ہے۔ جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام عبادت کیا کرتے تھے۔ پس اس آیت کا مجموعی مفہوم یہی لیا جاتا ہے اور اسی مفہوم پر اکتفا کی جاتی ہے۔ کہ جب بھی حج پر لوگ پہنچیں اس مقام پر نماز پڑھنے کی کوشش کیا کریں جہاں حضرت ابراہیمؑ نمازیں پڑھتے ہیں۔ اس مفہوم کے درست ہونے سے کوئی انکار نہیں۔ لیکن اس میں اس سے بہت اعلیٰ درجہ کا مفہوم بھی شامل ہے۔ جس کا تعلق تمام بنی نوع انسان سے ہے۔ جہاں بھی وہ خدائے واحد کی پرستش کرتے ہوں، جہاں بھی وہ نمازیں پڑھتے ہوں وہ اس آیت کریمہ کے ارشاد کی تعمیل کر سکتے ہیں۔ جب میں اہل کہتا ہوں تو اس سے میری مراد ہے کہ ان کی طاقت میں ہے کہ اس کی تعمیل کی کوشش کریں۔ جہاں تک مرتبے کے لحاظ سے اہمیت کا تعلق ہے ایک بہت ہی بڑا مطالبہ ہے۔ جس کو پورا کرنے کی ہر انسان مقدرت نہیں رکھتا۔ مراد یہ ہے کہ ابراہیمؑ نے جس انداز سے نمازیں پڑھیں جو مقام حضرت ابراہیمؑ کو نماز پڑھنے میں خدا کے حضور حاصل تھا اس مقام کو اپنانے کی کوشش کرو جس طرح کامل وفادار کامل اطاعت، کامل وفاداری کے ساتھ اپنی توجہ کو خالصۃً اللہ کے لئے کرتے ہوئے اپنے وجود کا کوئی حصہ بھی باقی نہ چھوڑتے ہوئے اپنی رضا، اپنی آرزوؤں کو یک نظر نظر انداز کرتے ہوئے کلیتہً اپنے وجود کو خدا کے حضور پیش کرتے ہوئے حضرت ابراہیمؑ مقام عبادت پر کھڑے ہو جایا کرتے تھے، اس کو نمونہ پکڑو، عبادت میں وہ مقام حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ وعھدنا الی ابراھیم واسمٰعیل۔ اور ابراہیم اور اسمٰعیل دونوں سے ہم نے یہ عہد لیا کہ تم میرے گھر کو آنے والوں، طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں، رکوع اور سجود کرنے والوں کے لئے پاک رکھو گے۔ یہ جو دوسرا پہلو ہے یہ بہت ہی اہمیت کا حامل ہے اور تمام بنی نوع انسان کے لئے اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے بھی دوسرے پہلو کی طرح، اس کے اندر بھی دو پہلو موجود ہیں۔ ایک تو ہے خانہ کعبہ کو پاک اور صاف رکھنا اور دوسرا ہے جو تمام بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے اور ان سب کو صفائی اور پاکیزگی کی تعلیم دی گئی ہے کیونکہ خانہ کعبہ کو جب مثابۃً للناس قرار دیا اور امن قرار دیا تو خانہ کعبہ کو ہر انسان کے لئے ایک بہترین ماڈل کے طور پر قرار دے دیا۔ "مثابۃً" میں یہ مضمون بھی داخل ہے کہ وہ اسے مطمح نظر بنا کر اس کی طرف چلے آتے ہیں۔ وہ نمونہ ہے تمام بنی نوع انسان کے لئے بہترین گھر کا نمونہ۔ گھر میں سب سے اعلیٰ صفات ہونی چاہئیں وہ دو بیان فرمائی گئی ہیں اوّل یہ کہ ہر گھر میں عبادتیں ہونی چاہئیں۔ دوم، ہر گھر کو امن حاصل ہونا چاہئے اور سوم، ہر گھر صاف اور پاک ہونا چاہئے۔

"کوئی بڑا نہیں ہوگا جو اپنے تئیں چھوٹا خیال کرے"
(مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعودؑ)
پیشکش:۔ گلوب ربر مینوفیکچررز ۲۲ اینڈ ۲۳ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۳
فون:۔ 27-0441
گرام:۔ "GLOBEXPORT"

تمثیلی کے طور پر بیت اللہ سے اترتے ہوئے سب سے پہلے

ہمارا فرض

ہے کہ ہم اپنی مساجد کو پاک اور صاف رکھیں۔ جہاں کہیں بھی وہ مساجد واقع ہوں، ان کی صفائی، پاکیزگی اور ان کی ظاہری زینت کا بھی خیال رکھیں جہاں تک زینت کا تعلق ہے، قرآن کریم میں ایک دوسری اور آیت میں یہ ارشاد فرمایا گیا کہ ہر سجدہ گاہ کے لئے اپنی زینت لے کے حاضر ہوا کرو۔ زینت اختیار کر کے سجدہ گاہوں کی طرف آیا کرو۔ تو جو شخص خود زینت کا اہل نہ ہو وہاں زینت لے کے جانا ایک بے محل بات ہے، بے موقعہ بات ہے۔ اس مضمون میں یہ بات بھی داخل ہو گئی کہ مسجدیں بھی مزین ہونی چاہئیں۔ صاف ستھری، پاکیزہ نظر کو بھانے والی، اور دیدہ زیب۔ اس پہلو سے، میں سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کو ابھی بہت زیادہ توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔

جہاں تک مساجد کا تعلق ہے اس کے ساتھ ڈیزائن میں تو کسی حد تک یہ اجازت دی جا سکتی ہے کہ قومیں اپنے منشا، اپنے مزاج کے مطابق اس کا ڈھانچہ تیار کریں۔ جس رنگ میں بھی قومیں پسند کرتی ہیں عمارتوں کے نقشے اپنی پسند کی جھلک اپنی مساجد میں بھی دکھانے کی کوشش کریں۔ اس حد تک تو کوئی اعتراض کی بات نہیں ہے۔ لیکن صفائی کے معیار کے لحاظ سے ہر قوم کی مسجد کا صفائی کا معیار مختلف ہو یہ بالکل اسلامی تعلیم کے خلاف بات ہے جب بھی بیت اللہ کا ذکر چلے گا۔ اور بیت اللہ کے نمونے پر قائم ہونے والی دیگر عبادت گاہوں کا مضمون سامنے آئے گا۔ تو صفائی اور پاکیزگی کا مضمون اس کے ساتھ اس طرح لازم ہے جیسے الگ کیا ہی نہیں جا سکتا۔ اور نمونہ خدا تعالیٰ نے ہمارے سامنے رکھ دیا اور پھر مسجد کی خدمت کو ایسا اعزاز بخشا ہے کہ اس سے بڑا اعزاز کسی مقام کی صفائی کے متعلق انسان کے تصور میں آ ہی نہیں سکتا۔ ہمارے ہاں معاشرے میں سمجھا جاتا ہے کہ خادم مسجد گویا معاشرے کی ایک معمولی سی چیز ہے۔ یہ بالکل جھوٹا اور لغو تصور ہے جماعت کو اس تصور کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ خادم مسجد کا تو اتنا عظیم الشان مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندوں ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کے سپرد مسجد کی خدمت کی تھی۔ اور ان سے عہد لیا تھا، کہ تم میرے گھر کی صفائی کیلئے نوکروں کی طرح حاضر رہا کرو۔

اللہ کے گھر کی صفائی ہو اور اس میں یہ خیال کہ ہم نے خادم مسجد کے سپرد یہ ذمہ داری کر دی ہے اور چند پیسوں کے لئے وہ غریب آدمی، جسے اور کوئی ملازمت نہیں ملتی، بوڑھا ہو گیا ہے، گذارے کی اور کوئی صورت نہیں۔ وہ مسجد کی صفائی کر دیا کرے اور جیسی بھی کر دیا کرے، ٹھیک ہے۔ یہ قرآن کریم کی اس آیت کے مضمون سے ٹکرانے والا عمل ہے۔ اس سے متصادم ہے اور جماعت کو فوری طور پر اس معاملے میں اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ تمام عالم میں جہاں جہاں بھی جماعت کی مساجد ہیں، وہ غریبانہ تو ہو سکتی ہیں۔ اس پر کوئی اعتراض نہیں ایسی غریبانہ بھی ہو سکتی ہیں کہ گھاس پھوس کی چھت ہو اور پانی ٹپکے اور زمین پختہ نہ ہو۔ لیکن صفائی کے معیار سے اُن پر کوئی انگلی نہیں اٹھنی چاہیئے آنے والے کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جس کسی نے بھی یہ غریبانہ مسجد بنائی ہے اپنی تمام جان اور اپنی تمام استطاعت کے ساتھ اس نے کوشش کی ہے کہ یہ گھر صاف ستھرا اور پاکیزہ دکھائی دے اس بات کا

جماعت کے ساتھ گہرا تعلق

ایک اور رنگ میں بھی پیدا ہوتا ہے۔ ایک موقعے پر پاکستان میں بیس پچیس سال کے قریب کی بات ہے، میں نے ایک مسجد کو نہایت ہی گندی حالت میں دیکھا کوئی جگہ نہیں ملتی تھی ایسی جہاں انسان اطمینان سے سجدہ کر سکے۔ ہر طرف تنکے بکھرے ہوئے خاک اڑ اڑ کر اندر آتی تھی کسی نے کوشش نہیں کی کہ اُسے اٹھا کر باہر پھینکے اور مسجد صاف کرے اور جماعت کے آپس میں اتفاق اور اتحاد کا جہاں تک تعلق ہے اُسے بھی اسی حال میں پایا۔ چنانچہ میں نے اُن کو توجہ دلائی کہ اگر آپ مسجد کی عزت نہیں کریں گے اور مسجد کے لئے پوری کوشش کر کے اس کی صفائی کا خیال نہیں رکھیں گے، اور خدا کے گھر کا جو تصور آپ کے ذہن میں ہے اس کے مطابق اس کو سجانے اور زینت دینے کی کوشش نہیں کریں گے، تو بعید نہیں کہ آپ کے دل اسی طرح پھٹے رہیں۔ اور آپ کے اوپر جو بدحالی کی تصویر بنی ہوئی ہے اس کو دور کرنے کی اور کوئی صورت نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ آپ خدا کے گھر کے معاملے میں اپنی توجہ کو درست کریں اپنی نیتوں کو صاف کریں۔ میں نے انہیں اپنے الفاظ میں سمجھانے کی کوشش کی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جلدی تو اس بات کا اثر نہیں ہوا اگر چہ بعد میں ہوا۔ چند سالوں کے بعد اس جماعت کی حالت بھی ساتھ ہی بدل گئی۔

میں نے ایک یا دو جگہ نہیں دیکھا بلکہ دوروں کے وقت اس نے بارہا محسوس کیا کہ جو جماعتیں مسجدوں کی صفائی اور زینت کی طرف توجہ دیتی ہیں، ان کی اپنی حالت بھی اُسی شان کے مطابق درست ہوتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک براہ راست نسبت رکھتی ہے۔ جو جماعتیں اپنی مساجد سے غافل ہو جاتی ہیں اُن کے اندر پراگندگی آجاتی ہے۔ دن بدن بدحالی کی کیفیت بڑھتی رہتی ہے۔ اور پھر یہاں تک کہ ایک دوسرے سے منتشر ہو کر بسا اوقات ایک دوسرے کے دشمنیوں کا بھی شکار ہو جاتے ہیں۔

تو یہ زائد فائدہ ہے جو جماعت کو حاصل ہوگا۔ اگر ہر جگہ مساجد کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کریں گے تو انشاءاللہ جماعت کی عمومی حالت پر اس کا بہت ہی اچھا اثر پڑے گا۔ اس سے اگلا مقام ہے زینت بخشنے کا۔

جہاں جہاں ممکن ہے وہاں مساجد کو پھولوں سے سجانا چاہیئے۔ اردگرد کیاریاں لگائی جائیں جہاں جہاں ساتھ ایسے صحن موجود ہیں جن کو سجایا جا سکتا ہے سائے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ احمدی مسجد باقی تمام دنیا کی مساجد سے اس لحاظ سے امتیاز اختیار کر جائے کہ دولت کی بھرمار تو نظر نہ آئے مگر خلوص اور محبت، صفائی اور پاکیزگی کی صورت میں اس مسجد پر ہمیشہ پیار برس رہا ہو۔ نظر پڑے تو محسوس کرے کہ ایسے لوگوں کی مسجد ہے جو خدا کی عبادت سے محبت رکھتے ہیں۔ جو اپنے گھر پر خدا کے گھر کو ترجیح دینے والے ہیں۔ اس کے برعکس ایک ایسی بھیانک شکل اور بھی نظر آتی ہے کہ اپنے گھر سجانے والوں کی مسجدیں بھی بڑے حال میں ہوتی ہیں۔ بعض ایسے علاقے ہیں جہاں گھروں کی طرف بڑی توجہ دی جاتی ہے۔ طبعاً اور فطرتاً ان کو شوق ہے کہ گھر اچھے رکھے جائیں۔ لیکن اس کے باوجود مسجد کی حالت زبوں ہوتی ہے۔ اس کے اندر جانے سے محسوس ہوتا ہے کہ وہاں تاریکی کا سایہ ہے۔ وہاں اندر جا کر اطمینان سے بیٹھنے کا لطف نہیں آتا۔ تو امید رکھتا ہوں کہ اس طرف بھی خصوصیت سے توجہ دیں گے۔ کیونکہ ملت واحدہ بنانے کے پروگرام میں اس کو بھی بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ہم اُس صدی کے بہت قریب پہنچ گئے ہیں جہاں ہم بڑے نیک عزم لیکر داخل ہونے والے ہیں۔ ان عزائم میں سے ایک عزم یہ تھا کہ

تمام بنی نوع انسان کو ملتِ واحدہ بنانے کیلئے

ایک نمونے کی جماعت پیش کریں گے جو ملت واحدہ کا نمونہ خود ہو تا کہ دوسروں کو اسی شکل و صورت کے اوپر ملت واحدہ بننے کی دعوت دے رہی ہو۔ مساجد کو ملت واحدہ بنانے میں، سب سے اہم کردار ادا کرنا ہے۔ مساجد کے اور پہلو بھی ہیں۔ میں پہلے نمازوں کی طرف توجہ دلا چکا ہوں۔ باجماعت نماز ادا کرنے کی طرف، نماز کا معیار بلند کرنے کی طرف اس پہلو سے میں اس مضمون کو دوبارہ نہیں دہراتا۔ لیکن خود مساجد کے معیار کو اور مساجد کے متعلق جماعت کے رجحان کو بھی ملت واحدہ کے مضمون سے ایک گہرا تعلق ہے اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ انشاءاللہ آئندہ دنیا میں ہر جگہ جماعت کی مساجد صفائی اور پاکیزگی کے اعتبار سے خانہ کعبہ کے اس معیار کو اپنا نمونہ بنائیں گی۔ جب میں کہتا ہوں مساجد نمونہ بنائیں گی مراد یہ ہے کہ جماعتیں اُس کو نمونہ بنائیں گی۔ تو ہماری مساجد بھی انشاءاللہ خانہ کعبہ کے اس معیار پر پورا اترنے کی کوشش کریں گی جس کا اظہار اس آیت کریمہ میں فرمایا گیا ہے۔

اور دوسرا پہلو میں دوبارہ یاد کرا دوں کہ مسجد کی خدمت کے اعزاز کو ہم نے قائم کرنا ہے۔ بہت سی ایسی مساجد دنیا میں ہیں جن میں کمزوریاں

اس لئے روپیہ خرچ کیا گیا ہے اور جو ہمیشہ خادم مسجد رہا اس ہمہ وقت مستعد رہتے ہیں کہ مسجد کے کونے کونے کو صاف اور ستھرا رکھیں۔ جماعت احمدیہ کی مساجد میں جو امتیاز ہونا چاہئے وہ یہ کہ دنیا کے لحاظ سے جو اونچے مرتبے پر فائز کئے گئے ہیں، اللہ کو راضی کرتے ہوئے یہ فضیلت دی گئی ہے۔ دیگر عزتوں کے لحاظ سے جن کو اپنے دوسرے کاموں پر اعزاز بخشا گیا ہے وہ مسجدوں کی صفائی میں ذاتی حصہ لینے کی کوشش کریں۔ اور اس بات کو خدا تعالیٰ کا اپنا اعزاز سمجھیں۔ ... کہ وہ وقف کرتے ہیں کہ آج کا دن ہمیں دیا جائے تاکہ ہم اس مسجد کی صفائی کریں۔ اور بڑے اور چھوٹے کی تفریق اس معاملے میں نہ ہو بلکہ خدا کے نزدیک وہی بڑا ہوگا جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی سنت کو زندہ کرتے ہوئے اس کی کوشش کرنے والا ہو۔ چنانچہ وہ بھی اس رنگ میں اس آیت کا مصداق بن جائے گا۔ تو مساجد بھی مصداق بن رہی ہوں گی اور مسجدوں کی خدمت کرنے والے بھی اس آیت کا مصداق بن رہے ہوں گے۔ تو ایک بہت ہی پاکیزہ اور دلچسپ تبدیلی جماعت کے اندر محسوس ہوگی۔ اس کا ایک اور پہلو ہے کہ جب خدا کے گھر کا ایک نمونہ ہمارے سامنے رکھا گیا ہے تو ہمارے گھر بھی تو اسی نمونے کے مطابق صاف ستھرے اور پاکیزہ ہونے چاہئیں۔ اور ہمارے اندر صفائی کی عادت پیدا ہونی چاہئے۔ اس لحاظ سے بھی میں سمجھتا ہوں کہ ساری دنیا میں ابھی جماعت کی تربیت کی بہت ضرورت ہے۔ عمومی جائزے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ

صفائی ایک قومی خلق بن گئی ہے

اور دینی خلق نہیں رہی۔ پاکستان کے احمدی کی صفائی کا معیار علاقے علاقے میں مختلف ہوتا چلا جاتا ہے۔ ہندوستان کے احمدیوں کے گھروں کی صفائی یا پاکیزگی کا معیار بھی علاقے علاقے میں مختلف ہوتا چلا جاتا ہے۔ یورپ کے احمدیوں کی صفائی کا معیار اپنے علاقے سے مناسبت رکھتا ہے۔ امریکہ کے احمدیوں کی صفائی کا معیار اپنے علاقے سے مناسبت رکھتا ہے اور بنگلہ دیش کے احمدیوں کی صفائی کا معیار اپنے علاقے سے مناسبت رکھتا ہے۔ حالانکہ اسلام نے صفائی کو دین کے ساتھ وابستہ کیا ہے اور یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ صحیح معنوں میں کوئی انسان دین کو سمجھتا ہو اور دین کے لحاظ سے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتا ہو تو وہ صفائی کو اپنے دینی عوامل کا حصہ نہ بنائے۔

پس جب ہم صفائی کی بات کرتے ہیں تو یہ کہنا درست نہیں ہے کہ ہمارے یورپ میں بسنے والے احمدی بڑے اچھے اور صاف ستھرے ہیں یا امریکہ میں بسنے والے صاف ستھرے ہیں کیونکہ وہ اگر صاف ستھرے ہیں تو ان کو یہ صفائی احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے نہیں ملی بلکہ ان کی اپنی عادات کے نتیجے میں ملی ہے اور جو صفائی ملی ہے اس میں بھی بڑی خامیاں ہیں کیونکہ قومی صفائی کے تصور، دینی صفائی کے تصور سے پوری طرح مطابقت نہیں کھایا کرتے ہمارے ہاں جو پاکی، ناپاکی کا ایک مضمون ہے وہ ان قوموں کی صفائی میں داخل نہیں ہے۔ نہایت گندی اور غلیظ چیزیں بھی بعض گھروں میں آپ کو دکھائی دیں گی۔ اور اس کے باوجود وہ گھر صاف ستھرے ہیں، شیشوں کی طرح چمکتے ہوئے گھروں میں کئی قسم کی گندگیاں بھی نظر آتی ہیں۔ لیکن ان کی ان کو پرواہ نہیں تو جب ہم اسلام کے نکتۂ نگاہ سے صفائی کی بات کرتے ہیں تو مراد ہے وہ صفائی کا تصور جو قرآن کریم نے پیش فرمایا، جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا اور آپ نے اسے دین کا حصہ بنا دیا ہے۔ چنانچہ ابو مالک الاشعریؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الطہور شطر الایمان (مسلم، کتاب الطہارت) کہ حضرت ابو مالک الاشعری روایت کرتے ہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاکیزگی ایمان کا ایک حصہ ہے۔ اسے ایمان سے الگ قرار نہیں دیا جا سکتا اس پہلو سے احمدی کے گھر کی صفائی بھی ان فرائض میں داخل ہو جاتی ہے جو ایمان نے اس پر عائد کئے ہیں اور تمام دنیا کے احمدیوں کے گھروں کی صفائی اسلام سے حاصل کردہ تعلیم کے مطابق ہونی چاہئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ گھروں کی صفائی بھی امیرانہ ذوق پیدا کر سکتی ہیں بہت سادہ اور معمولی بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ اگر اس تعلیم پر احمدی دین کا حصہ سمجھتے ہوئے عمل کریں تو ساری دنیا میں خواہ غریب گھر ہوں یا امیر گھر ہوں، غریب ملکوں کے گھر ہوں یا امیر ملکوں کے گھر ہوں، وہاں صفائی کا وہ معیار ضرور قائم ہو سکتا ہے جو اسلام نے قائم کیا ہے کیونکہ اسلام نے جو بھی صفائی ضروری قرار دی اس پر پیسہ نہیں لگتا۔ اس پر توجہ درکار ہوتی ہے۔ ایک صفائی والے مزاج کی ضرورت ہے۔ غیر معمولی یا معمولی بھی خرچ کی ضرورت نہیں، ادنیٰ سے ادنیٰ یعنی مالی لحاظ سے غریب انسان بھی اعلیٰ سے اعلیٰ امیر ترین انسان بھی، اسلامی صفائی کی تعلیم میں برابر ہو سکتے ہیں۔ یہ بھی اسلامی مساوات کا ایک عجیب حصہ ہے یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صفائی کی تعلیم دی اس کو ہمارے گھروں میں منعکس ہونا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مضمون کو بھی خوب کھول دیا ہے کہ صاف ستھرا رہنا۔ دیدہ زیب لباس پہننا اور عموماً اچھا نظیف انسان بن کر معاشرے میں ظاہر ہونا، اس کا براہ راست کبر سے تعلق نہیں ہے۔

کبر کا مضمون اور ہے اور صفائی کا مضمون اور

اچھے کپڑے پہننا کبر کی نشانی نہیں ہے۔ چنانچہ ایک موقعے پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی کبر پایا جاتا ہو۔ سننے والوں میں ایک کے دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ بعض لوگ اچھے کپڑے پہن کر نکلتے ہیں۔ سج دھج کے باہر آتے ہیں۔ کہیں یہ تو نہیں کہ نعوذ باللہ وہ جہنم میں چلے جائیں گے کیونکہ وہ اچھے کپڑے پہنتے ہیں اور ان کے کپڑے دوسرے بھائیوں سے نمایاں دکھائی دیتے ہیں چنانچہ انہوں نے معین طور پر یہ سوال کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ۔ انسان چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو، اس کا جوتا اچھا ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے (اللہ جمیل و یحب الجمال) کبر تو حق کا انکار اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے۔ ایسی حیرت انگیز صفائی کے ساتھ آپؐ نے تکبر کا تجزیہ کر دیا ہے کہ اس کے بعد کسی کے ذہن میں کسی غلط فہمی کا امکان بھی باقی نہیں رہنا چاہئے۔

دو قسم کے اچھے کپڑے پہننے والے لوگ باہر نکلتے ہیں۔ ایک وہ جو جب انہوں نے کپڑے پہنے ہوتے ہوں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کپڑوں میں گرفتار ہو گئے ہیں، کپڑوں کے غلام بن گئے ہیں۔ کپڑے ان پر سوار ہیں بجائے اس کے کہ انہوں نے اپنی ضرورت کے لئے کپڑے پہنے ہوں کریز (CREASE) یعنی سلوٹ کا داغ بھی ایسا خیال ہوتا ہے کہ گویا بیٹھیں تو بہت ہی احتیاط کے ساتھ۔ تیزی سے حرکت نہیں کرتے کہ کہیں ان کے کپڑوں کی سلوٹ میں فرق نہ پڑ جائے۔ کسی نے چائے کا معمولی سا بھی میلا چھینٹا اگر لگ جائے تو وہ اس کو لعنت کے ساتھ

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ٹھٹھک دیتے ہیں، کبھی کوئی چھوٹا بچہ اُن کے پاس پیار سے آجاتے اور ہاتھ لگا دے تو ان کے چہرے کی تیوریاں دیکھنے کے قابل ہوتی ہیں۔ اُن میں اتنا بھی اخلاق باقی نہیں رہتا کہ ایک چھوٹے بچے نے غلطی سے ہاتھ لگا دیا ہے تو اس پر ناپسندیگی کا اظہار نہ کریں۔ یہ ساری باتیں تکبر کے ایسے مناظر کی نشاندہی کرتی ہیں۔ ان کے لئے نماز پڑھنی مشکل ہو جاتی ہے۔ سجدے میں جاتے ہیں تو ہر وقت یہ دھیان کہ میری شلوار یا پتلون کی سلوٹیں خراب نہ ہو جائیں۔ چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی باریک نظر سے اپنے غلاموں کو دیکھا کرتے تھے اور ایسی باریک نظر سے تربیت فرمایا کرتے تھے کہ ایک موقعہ پر آپؐ نے فرمایا کہ جب سجدے میں جانے لگو تو اپنے کپڑے نہ سمیٹا کرو۔

کپڑے سمیٹنے کی دو شکلیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ کپڑا رکاوٹ پیدا کرتا ہو۔ یہ مراد نہیں کہ اُس رکاوٹ کو دور نہ کرو۔ کیونکہ اس سے توجہ بٹتی ہے۔ مراد یہ ہے کہ توجہ کپڑوں کی طرف نہ کیا کرو۔ ان دو چیزوں میں بڑا نمایاں فرق ہے۔ اگر ایک شخص کپڑوں کی طرف توجہ رکھنے کی وجہ سے سمیٹتا ہے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اگر ایک شخص اس لئے سمیٹتا ہے کہ کپڑوں کی طرف توجہ نہ رہے کہیں پھنسا ہوا ہے کہیں ایسی مشکل پیدا کر رہا ہے کہ سجدے میں توجہ قائم نہیں ہوتی اور دماغ میں یہی بات رہتی ہے کہ فلاں جگہ میری شلوار اس طرح اٹک گئی ہے۔ کہ مجھے تکلیف پہنچا رہی ہے۔ یا میری پتلون اس طرح اٹکی ہوئی ہے کہ مجھے تکلیف پہنچا رہی ہے۔ ایسے موقعے پر تکلیف کو دور کرنا توجہ کو خدا کی طرف مبذول کروانے کی خاطر ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے منافی نہیں ہے۔

پس آپؐ نے جب یہ فرمایا کہ تکبر حق کا انکار اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے تو ساتھ ہی ایک ہی قسم کا لباس پہننے والوں کے اندر بھی

ایک تفریق کا سامان

پیدا فرما دیا۔ بعینہٖ ایک ہی طرح کا لباس پہننے والے دو آدمی آپ کو مل سکتے ہیں جن میں ایک تکبر کے نتیجے میں پہن رہا ہو اور ایک اس وجہ سے کہ خدا تعالیٰ نے اس کے لئے زینت کا سامان پیدا فرمایا ہے اور خدا تعالیٰ نے موقعہ دیا ہے کہ لباس صاف ستھرا ہو۔ اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔ اور ایک شخص جب باہر نکلتا ہے تو جس کے کپڑے اُس سے کمزور ہوں، اس سے خراب ہوں، وہ اس کو اس نظر سے دیکھ رہا ہوتا ہے کہ یہ تو کچھ بھی نہیں اس کا تو سوٹ پتہ نہیں کہاں سے سلوایا ہوا ہے کس درزی سے سوٹ سلوایا ہے اس کو تو سوٹ سینا ہی نہیں آتا۔ ٹائی کا رنگ دیکھ لو اُس کی قمیض کے ساتھ میچ MATCH نہیں کر رہا۔ جرابیں اس کے سوٹ کے ساتھ میچ نہیں کر رہیں۔ اس کی نظر ہر وقت اسی طرف لگی رہتی ہے کہ فلاں کے کپڑے ایسے ہیں اور فلاں کے کپڑے ایسے۔ اور اپنے کپڑوں کے متعلق احساس برتری، کہ دیکھو میرے کپڑے کیسے عمدہ ہیں۔ اس معاملے میں ہماری خواتین کی تربیت کی بہت ضرورت ہے۔ چنانچہ جب وہ مجالس میں جاتی ہیں تو واپس آکر اکثر ان کی گفتگو یہی ہوتی ہے۔ کہ فلاں کے کپڑے۔ دیکھے تھے، کیسے تھے؟ فلاں کے کیسے تھے! فلاں کے کیسے تھے؟ اس مضمون میں دلچسپی ایک تو اس رنگ میں ہو سکتی ہے طبعی طور پر کہ کسی کے اچھے کپڑے پسند آئے ہوں اور باتیں ہو گئی ہوں لیکن اس سے بڑھ کر بات، اس مضمون پر اکثر چلتی ہے کہ اُس نے ایسا بے ڈھنگا جوڑا پہنا ہوا تھا۔ اس کو تو رنگوں کا ہی نہیں پتہ اس پر جو کام ہوا ہوا تھا وہ اس قسم کا تھا۔ اس کی بناوٹ بے ڈھب تھی۔ اس قسم کی باتیں کر کے وہ لطف اٹھاتی ہیں اور لطف اٹھانے کے ساتھ ہی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعریف کی زد میں آجاتی ہیں کہ تکبر تو لوگوں کو حقیر جاننا ہے اچھے کپڑے پہننا تو نہیں۔ اُن کے اچھے کپڑے جمال کی حد سے نکل کر ایک مکروہ دائرے کے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔ وہ جس طرح خدا کے بندوں کو تحقیر سے دیکھ رہے ہوتے ہیں اپنے اچھے کپڑوں کی وجہ سے، ان کے کپڑوں پر خدا کی تحقیر کی نظر پڑ رہی ہوتی ہے یہ متکبر لوگ ہیں۔ ان کے کپڑوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

تو ایک ہی جیسے کپڑوں میں، حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست نے کتنا نمایاں فرق کر کے دکھا دیا۔ ایسے بے ساختہ آپؐ جواب دیا کرتے تھے اور اُن میں اتنی گہرائی ہوتی تھی کہ جب ہم اُن کا مطالعہ کرتے ہیں تو دل اس عظیم الشان وجود پر عاشق ہو جاتا ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے معاملے میں بھی، حیرت انگیز باریکی کے ساتھ آپؐ کی نظر تمام اُن محرکات پر پڑتی تھی جو نیتوں کے پیچھے کارفرما ہوتے ہیں۔

پس تکبر کو چھوڑتے ہوئے اُس سے بچتے ہوئے۔ اس سے انتہائی کوشش کے ساتھ احتراز کرتے ہوئے اپنے اندر اپنے گھروں کے اندر زینت پیدا کرنے کی بھی کوشش کریں اور زینت آپ کی صفائی کی اس طرح حفاظت کرے گی جس طرح نوافل فرائض کی حفاظت کرتے ہیں۔ جن لوگوں کو زینت کی عادت ہو جاتی ہے۔ وہ صفائی کے ادنیٰ معیار پر نسبتاً زیادہ آسانی کے ساتھ پورا اترتے ہیں۔ کیونکہ

زینت صفائی سے آگے ایک نفلی قدم ہے

جتنا زیادہ آپ زینت کی طرف توجہ کریں گے ان شرائط کے ساتھ جو میں نے بیان کی ہیں۔ اتنا ہی صفائی کا معیار خود بخود اونچا ہوتا چلا جائے گا۔

پس گھروں میں صفائی پیدا کرنا، اپنے جسم میں صفائی پیدا کرنا، اور حتی المقدور کوشش کرنا کہ اُن میں زینت پیدا ہو اور زینت بھی کسی غیر معمولی خرچ کو نہیں چاہتی۔ ہر انسان اپنے حالات کے مطابق، ذرا سی بھی کوشش کرے تو زینت کا کوئی نہ کوئی رنگ اختیار کر سکتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے غریب قوموں میں بھی، بعضوں میں جہاں زینت کی طرف توجہ ہے وہ لپائی ایسی صاف ستھری کرتی ہیں یعنی ان کی عورتیں، کہ ان کے گھر سجے ہوئے نظر آتے ہیں۔ میں نے ایسے غریب دیہات دیکھے ہیں جہاں مزاج میں زینت پائی جاتی ہے۔ ان کے کھلیان بھی سجے ہوئے ہوتے ہیں۔ اُن کے گھروں کے صحن صاف ستھرے اور پاکیزہ اور ان کے گوبر اور مٹی سے کی ہوئی لپائی کا معیار بھی ایسا اچھا ہوتا ہے۔ کہ انسان کھڑے ہو کر دیکھتا ہے اور لذت محسوس کرتا ہے۔ تو زینت غربت میں بھی اختیار کی جا سکتی ہے۔ مزاج میں زینت کی صلاحیت ہونی چاہیئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کی روشنی میں تمام دنیا کی جماعتوں کو اول اپنے سجود کا معیار بہت بلند کرنا چاہیئے۔ سب سے زیادہ توجہ کا مرکز اللہ کا گھر ہونا چاہیئے کسی محلے میں کسی شہر میں اور ساری جماعت کو، اُسے صاف اور پاکیزہ رکھنے میں اور اُسے زینت بخشنے میں حصہ لینے کی اس طرح کوشش کرنی چاہیئے کہ اگر حصہ ملے تو اسے اپنا اعزاز سمجھے۔ اگر حصہ نہ ملے تو محرومی سمجھے۔ اس طرح اپنے گھروں کو بھی خدا کے گھر کے نمونے کے مطابق بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ باہر سے جو لوگ آئیں گے۔ اور کثرت سے آنے والے ہیں جب بھی وہ احمدی گھروں میں داخل ہوں تو اُن کو محسوس ہو کہ یہ اسلامی گھر ہیں۔ پس

دنیا کے ہر احمدی گھر میں ایک قدر مشترک پائی جائے

یعنی پاکیزگی، صفائی، زینت۔ بعض قوموں میں واقعۃً اسی رنگ میں اس مضمون کو سمجھا گیا ہے اور شہروں کی طرف اسی طرح توجہ دی جاتی ہے۔ لیکن مشرقی قوموں میں اکثر اس طرف توجہ نہیں ہے۔ سوئٹزرلینڈ کے دورے پر میری ملاقات بوسنیا BOSNIA کے ایک مسلمان سے ہوئی اور مجھے اُن کے گھر جانے کا موقعہ ملا۔ وہ بہت محبت سے پیش آئے جماعت احمدیہ سے بھی محبت کا بے انتہا اظہار کیا۔ اور عملاً ابھی بیعت تو نہیں کی لیکن پہلے سے اپنے نظریات میں، اپنے مزاج میں اپنے رجحان میں وہ احمدی ہو چکے ہیں، جب میں دورے سے واپس آیا تو وہ مبلغ انچارج سے ملے اور بڑی معذرتوں کے بعد انہوں نے کہا کہ میں ہر طرح سے ان سے (یعنی مجھ سے خلیفۃ المسیح الرابع) سے ملکر خوش ہوں، راضی ہوں، مجھے ہر بات سے اتفاق ہے لیکن مجھے ایک چھوٹا سا شکوہ ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آئی کہ ایسا واقعہ کیوں

ہوا ہے! انہوں نے پوچھا بات کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ جب وہ میرے گھر آئے تھے تو بوٹ اتارے بغیر گھر میں داخل ہو گئے تھے۔ انہوں نے کہا اس میں کون سی بات ہے؟ یہاں تو ہر جگہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ اس نے کہا ہیں اسلام نے تو گھروں کی صفائی کا ایسا معیار مقرر کیا ہے کہ ہمارے بوسنیا میں تو کوئی شخص بھی جو مسلمان ہو بوٹوں سمیت گھروں میں داخل نہیں ہوتا۔ اور وجہ یہ ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ گھر کا چپہ چپہ ایسا ہونا چاہیئے جہاں خدا کو سجدہ کیا جا سکتا ہو۔ اور بہت بڑے حال تک وہ لوگ پہنچ گئے۔ لیکن اس معیار کو انہوں نے آج بھی قائم رکھا ہوا ہے۔ تو شکوے پہ تو میرا دل عش عش کر اٹھا میں نے اس سے کہا کاش سب جگہ ہمارے ہاں یہی رواج بن جائے کہ گھر ایسے پاکیزہ رکھے جائیں کہ گویا اس کے چپے چپے پر سجدہ ہو سکے۔ لیکن یہ معیار حاصل کرنا بہت مشکل کام ہے۔ اور بعینہٖ گھر کے ہر حصے کو ایسا بنانا ہم پر فرض نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن کریم اور احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ گھر کے بعض حصوں کو وقف کرنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کھل کر بیان فرمایا۔ بار بار وضاحت سے فرمایا کہ گھروں میں ایک ایسا حجرہ ہونا چاہیئے ایک ایسی الگ جگہ ہونی چاہیئے جہاں جا کر تم عبادتیں کرو اور خدا کی طرف تبتل اختیار کرو۔ بچے ہوتے ہیں۔ ان کی عادتیں مختلف ہوتی ہیں۔ پھر ہمارے ہاں کام بھی بہت ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض گھروں میں ماشاء اللہ سات سات اور آٹھ آٹھ بچے پیدا ہو جاتے ہیں وہاں بے چاری عورت کس طرح کا سوال ہے بیٹھے گی کہ وہ گھر کی صفائی کا معیار اتنا بلند رکھ سکے۔ لیکن بہرحال جو رکھ سکتے ہیں انہوں نے کمال کر دیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں قابل تعریف ہیں وہ لوگ جنہوں نے صفائی کے معیار کو اس انتہا تک پہنچا دیا ہے کہ ان کے گھروں کے ہر چپے پر سجدہ ہو سکتا ہے۔ وہ مسجد بن گئے ہیں تو جہاں ممکن ہے وہاں جماعت کو یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ یعنی مطمح نظر بلند تو رکھنا چاہیئے۔

ایک اور بات گھروں کی صفائی کے سلسلے میں کہہ کر اب میں اس مضمون کو ختم کروں گا کہ

گھروں کی صفائی عمومی عادات کی صفائی سے گہرا تعلق رکھتی ہے

جو لوگ گندے مزاج کے ہوں وہ گھر کیسے صاف رکھیں گے۔ انسانی مزاج منعکس ہوتا ہے گھروں میں۔ اس لئے جب کہتے ہیں، گھروں کی صفائی کے حوالے کو پاک نمونہ بناؤ تو ظاہر بات ہے کہ آپ کی شخصی عادات کو بھی صاف ہونا ہوگا اور نمونہ بننا ہوگا۔ اپنے مزاج میں شائستگی پیدا کریں۔ صاف اور ستھرا بدن رکھنے کی عادت ڈالیں اور جہاں تک ممکن ہے غریبانہ کپڑے بھی ہوں۔ تو بار بار دھو کر ان کو پہنا جائے۔ ایک غریب گھر کے متعلق مجھے ہماری ہمشیرگان میں سے کسی نے بتایا کہ ان کا گذارہ بہت غریبانہ تھا لیکن اچھے وقتوں سے ان کے اندر یہ عادت چلی آرہی تھی جس کو انہوں نے آخر وقت تک بڑی عمدگی سے قائم رکھا اور اس کی حفاظت کی کہ جب بھی بچے گھروں میں واپس آتے تھے تو آتے ہی وہ کپڑے بدل لیتے تھے اور گھر کے کپڑے پہن لیتے تھے اور روزانہ اپنے کپڑے خود دھوتے تھے اور ان کو سوکھنے کے لئے ڈال کر نہا کر پھر کھانا کھایا کرتے تھے۔ یہ بڑی مشکل عادتیں ہیں، اس میں کوئی شک نہیں لیکن ہیں بہت اعلیٰ اور پاکیزہ جو لوگ یہ عادتیں اختیار کر سکتے ہیں وہ بے شک اختیار کریں لیکن کم سے کم معیار سے نہیں گرنا۔ یہ تو ساری جماعت پر فرض ہے۔ دیکھنے میں صاف ہوں۔ ان کے لوٹنے میں صفائی ہو ان کی عادات، اور ان کے مزاج میں صفائی ہو۔ گھر اچھے اور پاکیزہ ہوں لیکن میں ایک آخری تنبیہ ضرور کروں گا کہ گھروں کی صفائی کے نتیجے میں گلیاں نہ گندی کریں۔ اس کا آپ کو حق نہیں ہے یہ اچھی عادت کی بجائے ایک بری عادت کا مظہر ہے۔ پاکستان میں بعض ایسے قصبے ہیں جن کے اندر گھروں کی صفائی کا معیار بہت بلند ہے۔ ان کے گھر شیشے کی طرح چمک رہے ہوتے ہیں اور گلیاں اتنی گندی کہ بدبوئیں اور غلاظتیں ان کی نالیوں میں بہہ رہی ہیں اور ہر گندی چیز باہر سڑکوں پر پھینکی ہوئی ملتی ہیں۔ نتیجۃً ان بے چاروں کے جسموں پر خارش ہے۔ وہ گلیوں میں جہاں جہاں بیٹھیں، وہ خارش کرتے ہوئے آپ کو دکھائی دیں گے۔ کسی کی آدھی جلد اور کسی کی پوری جلد کے بال اڑ گئے ہیں۔ ان کی شکلیں نہایت مکروہ منظر پیش کرتی ہیں۔ اسی لئے بیماریاں بھی بہت زیادہ ہیں۔ مکھی بھی ہے۔ گند بھی ہے۔ لیکن یہ ایک قومی عادت ہے۔ گھر صاف ہیں۔ گھروں کو خوب صاف رکھتے ہیں اور رکھتے ہیں یعنی اپنا گند سوسائٹی کے سپرد کر دیا ہے اس کا کسی جماعت کو کوئی حق نہیں ہے۔ اپنا گند اپنے گھر سے دور کر کے قوم کے سپرد نہیں کرنا بلکہ قوم کے اوپر نہیں پھینکنا بلکہ اس کی حفاظت کا انتظام کرنا ہے جہاں اچھی میونسپل کمیٹیاں ہیں وہاں تو ایسا انتظام آسانی سے ہو جاتا ہے کہ گند کو ڈبوں میں بند کیا جا سکتا ہے۔ جہاں نہیں ہے اور احمدی گاؤں ہے وہاں ان کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے کہ ان کو ایسا انتظام کریں کہ گھروں کا گند باہر گلیوں میں نہ پھینکا جائے۔ گھروں کی گندگی نالیوں میں نہ بہے۔ جہاں تک ممکن ہے اس برائی کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ قومی انتظام نہ بھی ہو تو گھروں کو خود اپنے طور پر ایسے ذرائع اختیار کرنے چاہئیں کہ وہ ایک نیکی کو اختیار کرتے ہوئے ایک بڑے جرم کا شکار نہ ہو جائیں۔ قوم کے جو حقوق ہیں وہ افراد کے ذاتی حقوق پر کئی پہلوؤں سے فوقیت رکھتے ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ اپنی صفائی کو قوم کا گند بنانے کا کسی کو حق نہیں ہے۔ اس لئے یا تو قومی طور پر مل کر وقار عمل کے ذریعے ایسے انتظام کئے جائیں یا پھر اپنے گھروں میں ایسے ڈبے رکھ لئے جائیں جنہیں وقتاً فوقتاً خالی کرنے کی کوشش کی جائے گھر والوں کی طرف سے۔ کسی ایسی جگہ جو گندگی کے ڈھیر کے لئے مقرر کی جاتی ہے۔

تو ان سب باتوں کی طرف توجہ کریں میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ اگلی صدی سے پہلے ہم اس پہلو سے بھی ایک امت واحدہ ... بننے کی کوشش کریں گے اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ایک نہایت پاکیزہ صاف شفاف امت واحدہ کے طور پر ظاہر ہوں گے۔ اللہ کرے کہ ہمیں اس کی توفیق عطا ہو۔

خطبہ ثانیہ:-

آج بھی جمعے کے ساتھ عصر کی نماز جمع ہوگی۔ کیونکہ ابھی تک باہر سے آنے والے مہمانوں کی کثرت ہے اور ان کے لئے تکلیف کا موجب ہوتا ہے کہ ظہر کے بعد واپس جائیں جو بہت دور دور جگہیں ہیں اور پھر واپس عصر کے لئے تشریف لائیں تو اس لئے آج کے جمعے کے ساتھ بھی انشاء اللہ عصر کی نماز جمع کی جائے گی۔ کل تک دیکھا جائے گا۔ اگر ممکن ہوا تو ظہر اور عصر کی نمازیں الگ کر دی جائیں گی اور جیسا کہ مغرب اور عشاء میں ضرورت محسوس ہوگی، باہر سے آنے والوں کی کثرت کی وجہ سے وہاں ان کا زیادہ حق ہے سہولت پیدا کرنے کا۔ نماز عصر کے بعد کیونکہ نماز جمعہ اور نماز عصر جمع ہوں گی۔

چند مرحومین کی نماز جنازہ غائب

ہوگی۔ ان کے نام میں آپ کو پڑھ کے سنا دیتا ہوں۔ حکیم قریشی نذیر احمد صاحب اظہر دواخانہ جو باضمون والوں کے نام سے مشہور تھے۔ اس لحاظ سے بہت سے دوست ان کو جانتے ہیں۔ ۷۶ سال کی عمر میں آپ وفات پا گئے ہیں۔ ہمارے انگلستان کی جماعت کے ایک بہت ہی مخلص اور مستعد خادم حمید احمد لائلپوری کے خسر تھے۔ مکرم نذیر الٰہی صاحب جو پٹسبرگ (PITTSBURGH) U.S.A کے پریذیڈنٹ تھے کی وفات کی اطلاع مکرم عبد الرشید صاحب مبلغ واشنگٹن نے دی ہے۔ اور نماز جنازہ غائب کی درخواست کی ہے۔ مکرمہ امۃ الرحیم صاحبہ بیوہ چوہدری غلام رسول صاحب مرحوم اچانک دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئیں۔ غلام مصطفیٰ صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ ڈگری علیو تھرپارکر کی والدہ تھیں وہ جلسے پر تشریف لائے تھے اور کل ملاقات کے دوران انہوں نے مجھے بتایا کہ اچانک ان کی والدہ کی وفات کی اطلاع ملی۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ طالعہ بیگم اہلیہ چوہدری فضل احمد صاحب مرحوم بھرپال والا ضلع سیالکوٹ وفات پا گئی ہیں۔ چوہدری فضل احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی ہیں زندہ سنڈیکیٹ میں کام کیا کرتے تھے اور کسی زمانہ میں امیر جماعت احمدیہ کراچی بھی رہے ہیں تو ان سب کی نماز جنازہ غائب انشاء اللہ نماز عصر کے معاً بعد ہوگی۔

بقیہ صفحہ ۲

٭ — پھر یہ فطری احساس اس وقت کیوں محسوس نہیں ہوا جب خود آپ کی اپنی نام نہاد آزاد کشمیر اسمبلی کے ۹ اراکین نے ۲۹ مئی ۱۹۷۳ء کو میرپور کے اجلاس میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے، ان کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرنے اور ریاست میں ان کے داخلہ کو کلیتہً ممنوع قرار دیئے جانے کی مذموم سفارشات منظور کیں جس کے کچھ ہی عرصہ بعد پورے ملک میں احمدیوں کے خلاف ایک بار پھر قتل و غارت گری کا بازار گرم ہوگیا اور بالآخر قومی اسمبلی نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو آئین میں ترمیم کر کے پاکستان کے پچاس لاکھ احمدیوں کو بیک جنبش قلم غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔

٭ — ہاں آپ کا جذبۂ حب الوطنی اس وقت کیوں بیدار نہیں ہوا جب ۱۹۸۴ء کو پاکستان کی موجودہ فوجی حکومت نے باقاعدہ ایک آرڈیننس جاری کر کے نہ صرف ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم کی دوبارہ توثیق کی بلکہ احمدیوں پر بہت سی نئی پابندیاں بھی عائد کیں جن کے نتیجہ میں آج بھی سینکڑوں بے گناہ اور معصوم احمدی پاکستان کی جیلوں میں قید و بند کی ناقابل برداشت اذیتیں اٹھا رہے ہیں۔ اور ہزاروں جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

کیا ان تمام مواقع پر آپ کا یہ فرض نہیں بنتا تھا کہ ملک اور قوم کے دشمنوں کو بے نقاب کرتے اور ارشاد نبوی "السَّاکِتُ عَنِ الْحَقِّ شَیْطَانٌ اَخْرَسُ" کو سامنے رکھ کر حق اور انصاف کی بات کہنے میں مومنانہ جرأت سے کام لیتے۔ مگر اس وقت آپ نے خاموشی کو ترجیح دی اور آج جبکہ آپ کے بوئے ہوئے کانٹے خود آپ کی راہ میں حائل ہونے لگے ہیں۔ تو آپ کو ملک اور قوم کی سالمیت خطرے میں دکھائی دینے لگی ہے ۔

یہ گماں مت کر یہ سب بدگمانی ہے معاف
قرض ہے واپس ملے گا تجھ کو یہ سارا ادھار

(خورشید احمد انور)

بقیہ صفحہ ۲

اپنی فطرت کے لحاظ سے نور ایسی چیز نہیں جس کو پردوں میں چھپا کر رکھا جائے پس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو عظیم الشان مقاصد لے کر دنیا میں ظہور فرما ہوئے اُن کی تکمیل کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور اہلیتوں کو وقف کر دیں آپ کے دائیں بائیں طرح طرح کی ظلمتوں نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں اور اُن تاریکیوں میں انسانیت بھٹک رہی ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ ہر طرف نورِ تقویٰ کی شمعیں روشن کریں۔ اور ظلمت میں بھٹکتی ہوئی بے قرار روحوں کو اپنی مساعی، اپنے نمونہ اور اپنی عاجزانہ دعاؤں کے نور میں کھینچ لائیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحیح مسلم کی اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے جس میں مسیح موعود کے منارہ کے پاس نزول کا بیان ہے، فرماتے ہیں ..... "وَاخْتَارَ ذِکْرَ لَفْظِ الْمَنَارَۃِ اِشَارَۃً اِلٰی اَنَّ اَرْضَ دِمَشْقَ تُنِیْرُ وَ تُشْرِقُ بِدَعَوَاتِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ بَعْدَ مَا اَظْلَمَتْ بِاَنْوَاعِ الْبِدْعَاتِ ..." یعنی حضرت اقدس سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے منارہ کا لفظ اسکی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال کیا کہ دمشق کی سرزمین طرح طرح کی بدعات کی ظلمتوں میں رہنے کے بعد مسیح موعود کی دعاؤں سے روشن ہوگی۔" (تذکرہ صفحہ ۲۵۴ طبع دوم)

پس اپنے وسیع ماحول کی ظلمتوں کو عاجزانہ مساعی اور مضطربانہ دعاؤں کے ساتھ نورِ مسیح محمدی سے منور کرنا آپ کا اولین فریضہ ہے۔ امر دوئم :- یہ کہ آپ سب انصار اللہ کہلاتے ہیں اور قرآن کریم کی رُو سے "نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ" ایک ایجابی اقرار ہے جو مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ کی صدا کے جواب میں ایک والہانہ لبیک ہے مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ کے اندر دو حقیقتیں نہاں ہیں۔ اوّل یہ کہ خدا کے مسیح کے آپ انصار اور دست و بازو ہیں۔ دوئم یہ کہ آپ کی منزل "انصاری اِلَی اللّٰہ" کے مطابق "وصول اِلَی اللّٰہ" ہے۔ اللہ تک رسائی کے ساتھ ہی انصار اللہ کہلانا حقیقت پر مبنی ٹھہرتا ہے۔ خدا کرے کہ آپ سب اللہ تک رسائی کا وہ بلند و بالا مقام حاصل کرنے والے ہوں جس بلند مقام پر خدا کے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے انصار کو فائز دیکھنے کی خاطر "مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ" کی صدا بلند کی تھی۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ ۔

والسلام

خاکسار :- مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابع)

پروگرام دورہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقف جدید قادیان

برائے صوبہ کیرالہ۔ کرناٹک۔ آندھرا پردیش

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ۔ کرناٹک۔ آندھرا کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۱/۱۰/۸۷ سے درج ذیل پروگرام کے مطابق مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقف جدید وصولی چندہ وقف جدید اور اضافہ چندہ وقف جدید کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں۔

لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت مبلغین سلسلہ کما حقہٗ تعاون کرنے کی درخواست ہے

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۱/۱۰/۸۷	کوڈیا تھورم	۸/۱۱/۸۷	۱	۹/۱۱/۸۷
آگرہ	۲۲/۱۰/۸۷	۳	۲۶	کالیکٹ			
دہلی	۲۶	۱	۲۷	پینگاڈی	۹	۳	۱۲
مدراس	۲۷	۳	۳۰	مثانور	۱۲	۱	۱۳
ارناکولم	۳۰	۲	۲/۱۱/۸۷	مرکرہ	۱۴	۳	۱۷
کروناگاپلی	۲/۱۱/۸۷	۳	۴	بنگلور	۱۷	۳	۱۹
کالیکٹ	۴	۳	۷	حیدرآباد	۱۹	۵	۲۴
وانیم بلم	۷	۱	۸	قادیان	-	-	-

منظوری نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کے لئے مکرم ڈاکٹر سعید انصاری صاحب کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے لئے یہ عہدہ مبارک کرے اور انہیں احسن رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

آگرہ - اُترپردیش میں

جلسہ میں احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد

تاریخ ہائے انعقاد ۲۴، ۲۵ اکتوبر ۸۷ء

احباب جماعت ہائے احمدیہ اترپردیش کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال آگرہ میں ۲۴، ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۷ء بروز ہفتہ اتوار بیسویں احمدیہ مسلم کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ احباب کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔ کانفرنس اپل بھون دریسی نمبر ۲ میں منعقد ہوگی اور مہمانوں کے قیام کا انتظام بھی اپل بھون دریسی نمبر ۲ میں ہوگا۔

کانفرنس کے سلسلہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

مکرم ماسٹر ریاض احمد خان صاحب صدر مجلس استقبالیہ
پوسٹ آفس :- ساندھن - براستہ اچھنیرہ -
ضلع آگرہ - (یو۔ پی)

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ـــــــ غالباً اپنی عاجزانہ دعاؤں کے نور" ہے (ناقل)

قادیان میں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

۳۰ مجالس کے نمائندگان کی شمولیت ۔ حضور ایدہ اللہ کا روح پرور پیغام

مجالس سوال و جواب ۔ دلچسپ تربیتی مذاکرے اور دلچسپ علمی اور ورزشی مقابلے

رپورٹ مرتبہ :- محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد بمعاونت محترم مولوی عبد اللطیف صاحب ملکانہ فاضل

الحمد للہ کہ مرکز احمدیت قادیان دار الامان میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا دو روزہ آٹھواں سالانہ اجتماع مورخہ ۷-۸/ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ منعقد ہوا ۔ جس میں قادیان کے انصار کے علاوہ بھارت کے طول و عرض سے ۳۰ مجالس کے اڑتیس ۳۸ نمائندگان نے شرکت کی ۔ جملہ انصار دونوں دن دعاؤں ۔ ذکرِ الٰہی ۔ علمی مجالس اور ورزشی مقابلوں میں مشغول رہے ۔ اگرچہ پنجاب کے موجودہ حالات اور بعض معذوریوں و مجبوریوں کے تحت نمائندگان کی تعداد میں کمی رہی ۔ تاہم اس موقعہ پر چھوٹے پیمانے پر جلسہ سالانہ جیسا سماں پیدا ہو گیا تھا ۔ کیونکہ ۱۲/ اکتوبر تک خدام اور لجنہ کے نمائندے بھی اپنے اجتماعات میں شمولیت کے لئے پہنچ گئے تھے ۔

اجتماع کے امور اور پروگرام کی بہتر رنگ میں سر انجام کی غرض سے محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد کی ..... کردگی میں چھ رکنی اجتماع کمیٹی تشکیل فرمائی تھی جس نے اپنے متعدد اجلاسات میں جملہ انتظامات کا جائزہ لے کر باقاعدہ ڈیوٹی شیٹ مرتب کی جس کے مطابق استقبال ۔ تیاری اجتماع گاہ ۔ لاؤڈ اسپیکر ۔ پہرہ لوائے مجلس انصار اللہ ۔ علمی مقابلہ جات ۔ ورزشی مقابلہ جات ۔ تیاری طعام ۔ تواضع ۔ مہمانانِ مضافات ۔ نظم و ضبط ۔ تقسیمِ انعامات ۔ رپورٹنگ ۔ طبی امداد اور صفائی و آب رسانی وغیرہ شعبہ جات کے تحت جملہ انصار نے اپنے مفوضہ فرائض نہایت خوبی اور تندہی سے ادا کئے ۔ اور اجتماع کے سب پروگراموں کو کامیاب بنانے میں اپنا بھرپور تعاون دیا ۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ۔

اجتماع گاہ کو خوبصورت روپہلی جال اور ٹیوب لائٹس کے ساتھ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے منظوم و منثور کلام اور اسلامی نعروں پر مشتمل بینرز سے آراستہ کیا گیا تھا ۔ ہر ناصر نے اپنے سینے پر " اجتماع مبارک ہو " کے خوبصورت بیجز آویزاں کئے ہوئے تھے ۔

مقررہ پروگرام کے مطابق مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع مورخہ ۷/ اکتوبر بروز چہارشنبہ نماز تہجد سے شروع ہوا ۔ تمام انصار نے مسجد مبارک میں محترم مولانا عبد الحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی اقتداء میں نماز تہجد ادا کی ۔ اور بعد نماز فجر محترم مولانا صاحب موصوف ہی نے قرآن مجید کا درس دیا ۔ پھر انصار نے مسجد ہی میں بیٹھ کر اجتماعی رنگ میں تلاوتِ کلام پاک کی ۔ بعد ازاں سبھی انصار مقبرہ بہشتی پہنچے جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان و امیر مقامی نے اجتماعی دعا کروائی ۔

اس دفعہ اجتماع کے موقعہ پر بعض جماعتی مسائل پر سیمینار منعقد کرنے کے لئے چار گروپ ترتیب دیئے گئے تھے ۔ اور وقت کی بچت کے لئے یہ پروگرام بنایا گیا کہ اجتماعی دعا اور ناشتہ کے درمیان پونے سات بجے صبح تا آٹھ بجے دونوں گروپ الگ الگ بیٹھ کر مذاکرہ کریں اور پھر اجلاس عام میں ہر گروپ لیڈر اپنے نظریات و تجاویز سے احباب جماعت کو آگاہ کریں ۔ چنانچہ " دعوت الی اللہ کے کامیاب ذرائع " کے موضوع پر پہلے دن ایک گروپ نے مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب کی قیادت میں مسجد مبارک میں اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی قیادت میں دوسرے گروپ نے مسجد اقصیٰ میں سیمینار منعقد کیا ۔

آٹھ بجے سے ۸-۳۰ تک تمام انصار نے اجتماعی طور پر ناشتہ میں شمولیت کی جس کا انتظام تعلیم الاسلام ہائی سکول کے کمروں میں کیا گیا تھا ۔

افتتاحی اجلاس

ٹھیک ۱۵-۹ بجے اجتماع کا افتتاحی اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان و مہمانِ خصوصی کی زیرِ صدارت محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی تلاوت قرآن مجید سے آغاز پذیر ہوا ۔ پھر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے مجلس انصار اللہ کی پرچم کشائی کا فریضہ سر انجام دیا ۔ جس کے دوران تمام حاضرین احتراماً کھڑے ہو کر زیرِ لب ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ کی دعا کے کلمات دہراتے رہے ۔ جونہی لوائے انصار اللہ فضا میں لہرایا قادیان کی فضا اسلامی نعروں سے گونج اٹھی ۔

اس کے بعد محترم محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت نے انصار اللہ کا عہد دہرایا ۔ بعد ازاں محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام ؎

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو

دردبھری آواز میں نہایت خوش الحانی سے سنایا ۔

پیغام حضور انور

اس اجتماع کے لئے ہمارے جان و دل سے محبوب امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باوجود اپنی بے شمار دینی مصروفیات کے ازراہِ شفقت اپنے دورِ اقامۃ انصار کے لئے ایک بصیرت افروز اور روح پرور پیغام ارسال فرمایا جس میں آپ نے مرکز احمدیت میں جمع ہونے والے احمدیوں کو ان کے منصب و مقام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنے قلوب کو آسمانی نور سے منور رکھنے اور بعثتِ مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد کی تکمیل کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور اہلیتوں کو وقف کر دینے کی تلقین فرمائی نیز خصوصاً انصار اللہ کو متوجہ فرمایا کہ آپ خدا کے مسیح کے انصار اور دست و بازو ہیں اور آپ کی منزل اللہ تک رسائی حاصل کرنا ہے ۔ (پیغام کا مکمل متن علیحدہ دیا جا رہا ہے) ۔

اس روح پرور پیغام کو محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے پڑھ کر سنایا ۔ یہ پیغام قبل از وقت آفسیٹ پر پمفلٹ کی شکل میں طبع کروا لیا گیا تھا ۔ اس لئے اس موقعہ پر تمام حاضرین میں استفادہ کے لئے تقسیم کیا گیا ۔ نیز مجالس کو بھی بھجوایا جا رہا ہے ۔

بقیہ کارروائی

بعد ازاں محترم مولوی خورشید احمد صاحب انور قائدِ عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے دفتر مرکزیہ کی سالانہ رپورٹ کارگذاری شعبہ وار مفصل پڑھ کر سنائی ۔

اس کے بعد صدرِ اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے افتتاحی خطاب فرماتے ہوئے حضور انور کے مذکورہ پیغام کے پیش نظر قادیان کے انصار اللہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی کہ وہ نورِ ہدایت کو تبلیغ کے ذریعہ بڑھ چڑھ کر پھیلائیں ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کی روشنی میں فرمایا کہ جو قوم اصلاحِ خلق اور خیر خواہی کا عزم لے کر اٹھی ہے اس کو پہلے اپنی اصلاح خود کرنی چاہیئے ۔ نیز آپ نے انصار کو محنت اور خلوص سے کام کرنے کی تلقین فرمائی ۔ اپنے افتتاحی خطاب کے بعد آپ نے ایک لمبی اور پُر سوز اجتماعی دعا کروائی ۔

تقاریر کا پروگرام

اجتماعی دعا کے بعد مکرم مولوی سید کلیم الدین صاحب نے خوش الحانی سے بارگاہ رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم میں نعت شریف کا نذرانہ پیش کیا ۔

بعدہٗ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوت و تبلیغ نے " اسلام اور عائلی زندگی سیرت آنحضرت صلعم کے آئینہ میں " کے موضوع پر تقریر فرمائی ۔ آپ نے حضور اکرم صلعم کے اسوۂ حسنہ کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کرتے فرمایا کہ حضور صلعم نے جس رنگ میں پاکیزہ زندگی گذاری وہ یقیناً ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے ۔ اور اسی کے مطابق ہماری عائلی زندگی ہونی چاہیئے ۔

دوسری تقریر " حصول تقویٰ کے ذرائع " کے عنوان پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے فرمائی ۔ آپ نے تقویٰ کی تعریف بیان کرتے ہوئے

فرمایا کہ خوفِ خدا سے بدی کا ترک کرنا تقویٰ ہے۔ معرفتِ الٰہی تقویٰ کا بیج ہے۔ حاصل ہوتی ہے اور تقویٰ کا حصول صحبتِ انبیاء و صالحین اور تزکیۂ نفس کے بغیر ممکن نہیں۔

بعد ازاں مکرم عصمت اللہ صاحب آف کلکتہ نے خوش الحانی سے ایک نظم سنائی۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر خاکسار محمد کریم الدین شاہد نائب صدر اوّل مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی زیرِ عنوان "انصار اللہ کی ذمہ داریاں" تھی۔ خاکسار نے آنحضرت صلعم کی بعثت کے اغراض اور اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کی ضرورت و اہمیت واضح کر کے انصار کو دینِ اسلام کی اشاعت و مضبوطی۔ خلافت کے استحکام اور اس سے وابستگی۔ اپنی اولاد کی تربیت نیز تقویٰ و طہارت کی طرف توجہ دلائی۔

بعدہٗ کشمیر کی مجالس کے نمائندہ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سرینگر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے تاریخِ اسلام کے متعدد واقعات کی روشنی میں انصار اللہ کو تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ تراجمِ قرآن کی تلقین کرتے ہوئے کشمیر میں انصار اللہ کی مساعی کا جائزہ پیش کیا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر راجستھان کے نمائندہ مکرم دلدار علی خان صاحب کی تھی۔ آپ نے راجستھان کے تمدنی و مذہبی حالات بیان کرتے ہوئے مبلغین احمدیت کی خدمت کی اور نتیجہ خیز تربیتی مساعی پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد نمازِ ظہر و عصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے لئے وقفہ ہوا۔ ہر دو نمازیں مسجد میں سوا ایک بجے دونوں نمازیں جمع کی گئیں۔ اور پھر تمام انصار نے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں دوپہر کا کھانا تناول کیا۔

دوسرا اجلاس

کھانے سے فراغت کے بعد ٹھیک اڑھائی بجے دوپہر پہلے دن کا دوسرا اجلاس محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقفِ جدید کی زیرِ صدارت مکرم ماسٹر محمد یوسف صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ بعدہٗ نظم مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر نے خوش الحانی سے سنائی۔

بعدہٗ محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی وکیل الاعلیٰ تحریکِ جدید نے زیرِ عنوان "اسلام کا روشن مستقبل خلافتِ احمدیہ سے وابستہ ہے" تقریر فرمائی۔ آپ نے آیت استخلاف کی روشنی میں خلافت کی برکات اور اہمیت واضح فرمائی۔ اور آنحضرت صلعم کی پیشگوئی کے مطابق خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کے دوبارہ قیام پر روشنی ڈالتے ہوئے خلافتِ احمدیہ کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ کے استحکام۔ تبلیغ و اشاعتِ اسلام میں وسعت اور مخالفین کے ہر منصوبے کی ناکامی اور خصوصاً خلافتِ رابعہ کے کامیاب ترین دور پر سیر حاصل روشنی ڈالی اور بتایا کہ آج کے دور میں خلافت سے وابستگی ہی غلبۂ اسلام کی ضامن ہے۔

بعد ازاں کیرلہ کے نمائندہ مکرم کے محمد علوی صاحب فاضل اور ناظم ضلع پوری اڑلیسہ محترم شیخ علی احمد صاحب نے اپنے اپنے علاقہ میں انصار کے ذریعہ دعوت الی اللہ اور ذیلی تنظیموں کے ذریعہ تبلیغی و تربیتی مساعی اور ان کے خوشکن اثرات و ثمرات کا مختصراً باری باری ذکر کیا۔

اس کے بعد عزیزم مکرم ناصر علی صاحب عثمان نے خوش الحانی سے ایک نظم سنائی۔ نظم کے بعد "دعوت الی اللہ کے کامیاب ذرائع" کے موضوع پر منعقدہ سیمینار کا تجزیہ ہر دو گروپ کے قائدین نے حاضرین کے سامنے پیش کیا جس کا ذکر اس رپورٹ کی ابتداء میں کیا جا چکا ہے۔ آخر میں صدر اجلاس نے بھی تاریخِ احمدیت کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

ورزشی مقابلے

دوسرے اجلاس کے اختتام کے معاً بعد جملہ انصار ٹھیک پانچ بجے احمدیہ گراؤنڈ پہنچے جہاں انصار اللہ نے جوانوں جیسی ہمت کا ثبوت دیتے ہوئے مختلف ورزشی مقابلوں میں حصہ لیا جو ہماری نئی نسل کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ چنانچہ لمبی دوڑ۔ میوزیکل چیئر بال ریس۔ بال تھرو وغیرہ دلچسپ کھیلیں ہوئیں۔ اسی طرح اجتماع کے دوسرے روز یعنی ۱۱-۸-۸۷ کو بھی شام کے وقت میوزیکل چیئر اور آنکھ مچولی گیم میں انصار نے حصہ لیا۔ جو تمام حاضرین کے لئے کافی دلچسپی اور تفریح کا باعث بنا۔

علمی مقابلہ جات

رات کے اجتماعی کھانے سے فراغت کے بعد ساڑھے آٹھ بجے شب اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی جس میں تین علمی مقابلے ہوئے (۱) حسنِ قرأت (۲) نظم خوانی (۳) تقاریر۔ الحمد للہ کہ انصار نے ان تینوں مقابلوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یہ علمی مقابلے بھی تمام حاضرین کے لئے بڑی ہی دلچسپی کا باعث بنے۔ اور تقریباً دس بجے شب یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اجتماع کا دوسرا دن بروز ۸ اکتوبر

کو اجتماع کا دوسرا دن تھا۔ اس کا آغاز بھی نمازِ تہجد سے ہوا۔ تمام انصار نے محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی امامت میں نمازِ تہجد مسجد مبارک میں ادا کی اور بعد نمازِ فجر خاکسار محمد کریم الدین شاہد نے درس حدیث و ملفوظات دیا۔ درس کے بعد تمام انصار نے مسجد مبارک میں بیٹھ کر اجتماعی تلاوت قرآن مجید کی۔ اور پھر سبھی مقبرہ بہشتی پہنچے جہاں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر اجتماعی دعا کروائی۔

مشاہدہ و معائنہ اور مجلس مذاکرہ

اجتماعی دعا کے بعد انصار تعلیم الاسلام ہائی سکول میں مشاہدہ و معائنہ کے امتحان میں شامل ہوئے جہاں ایک کمرہ میں بڑی میز پر مختلف اشیاء رکھی ہوئی تھیں۔ ان کو پانچ منٹ تک دیکھنے کے بعد دوسرے کمرے میں آکر اپنے حافظہ کی مدد سے زیادہ سے زیادہ اشیاء لکھنی تھیں۔ جس نے سب سے زیادہ اشیاء کے صحیح نام لکھے وہ اوّل قرار پائے۔

اسی اثناء میں پونے سات بجے سے لے کر آٹھ بجے تک "موجودہ ماحول کے برے اثرات سے نئی نسل کو کس طرح محفوظ رکھا جا سکتا ہے؟" کے موضوع پر چھ چھ ارکان پر مشتمل دو گروپ نے مذاکرہ کیا۔ چنانچہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر نائب صدر دوم انصار اللہ مرکزیہ و زعیم اعلیٰ قادیان کی قیادت میں مسجد مبارک میں اور خاکسار محمد کریم الدین شاہد نائب صدر اوّل مجلس انصار اللہ کی قیادت میں مسجد اقصیٰ میں ہر دو گروپ نے اس موضوع پر مختلف پہلوؤں سے بحث کی جس کا تجزیہ بعدہٗ اجلاس عام میں پیش کیا گیا۔ صبح آٹھ بجے سے ساڑھے آٹھ بجے تک تمام انصار نے اجتماعی ناشتہ کیا۔

اجلاس سوئم

ٹھیک نو بجے اجتماع کا تیسرا اجلاس محترم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب حیدرآباد کی صدارت میں محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ جس کے بعد عزیزم مکرم سفیر احمد صاحب تبسم نے نہایت خوش الحانی سے ایک نظم سنائی۔ نظم کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقفِ جدید نے "عالمی جوبلی جشن اور ہمارے فرائض" کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر فرمائی جس میں آپ نے اس جشن سے متعلق جماعتی پروگرام خصوصاً اشاعتِ قرآن۔ تبلیغ کے کاموں میں تیزی تبلیغی مراکز کے قیام وغیرہ امور پر روشنی ڈالتے ہوئے تاکید فرمائی کہ ہر ہفتہ روزہ رکھا جائے۔ درود شریف کثرت سے پڑھا جائے۔ اور کثرت سے دعائیں کی جائیں۔ اور تمام ذیلی تنظیموں کو چاہیئے کہ اس جشن صد سالہ کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے مزید اپنی تجاویز بھی پیش کریں۔

بعد ازاں بنگال کے نمائندہ اور ناظم اعلیٰ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے نے بنگال و آسام میں اپنی تبلیغی مساعی اور ان کے بہترین ثمرات پر روشنی ڈالی جو حاضرین کے لئے بڑی ایمان افروز ثابت ہوئی۔ بعدہٗ مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک صدر صوبائی تبلیغی کمیٹی نے اتحاد و اتفاق کے موضوع پر تقریر کی۔

ان تقاریر کے بعد خاکسار محمد کریم الدین شاہد اور مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر نے "موجودہ ماحول کے برے اثرات سے نئی نسل کو کس طرح محفوظ رکھا جا سکتا ہے؟" کے موضوع پر منعقدہ سیمینار کا تجزیہ اپنے اپنے گروپ کی نمائندگی میں کیا۔ جس میں تربیتِ اولاد کے کئی پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا تھا۔

بعدہٗ محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے خطاب فرمایا جس میں آپ نے انصار کو ان کے لائحہ عمل کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنے نفوس کا محاسبہ اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کا تجزیہ کرتے رہنے کی تلقین کی۔ نیز تربیتِ اولاد کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکید کرتے ہوئے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ایمان افروز تربیتی اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

مجلس سوال و جواب

تیسرے اجلاس کے اختتام کے معاً بعد اجتماع گاہ ہی میں دلچسپ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی۔ محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم اور محترم مولانا عبد الحق صاحب فضل نے ۲۱ سوالوں کے علمی جوابات دیکر حاضرین کو محظوظ و مستفیض کیا۔

مجلس شوریٰ

نمازِ ظہر و عصر کی ادائیگی اور طعام دوپہر سے فراغت کے بعد اجتماع گاہ میں محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی

(بقیہ ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۲ پر)

برادرم مکرم حوالدار رانا ناصر احمد صاحب کا ذکرِ خیر

از مکرم رانا محمد خالد صاحب مقیم کولون - مغربی جرمنی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذکروا موتکم بالخیر کے ذریعہ سے ہمیں حکم دیا ہے کہ وفات یافتگان کی خوبیوں کا ذکر احسن رنگ میں کیا کرو۔ تاکہ موجودہ اور آئندہ نسلیں اُن خوبیوں کو اپنے اندر پیدا کر سکیں اور یہ امر فوت شدگان کے لئے صدقہ جاریہ کا موجب ہو۔ خاکسار بھی اپنے بڑے بھائی مکرم حوالدار رانا ناصر احمد صاحب مرحوم کی وفات پر اسی جذبہ کے تحت ان کا ذکرِ خیر کر رہا ہے۔ جو مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۸۷ء کو بوقت $11\frac{1}{2}$ بجے دن ہمیں سوگوار چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں ایسے ہی موقعوں کے لئے فرمایا ہے ؎

بُلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

میرے مرحوم بھائی کو بچپن سے ہی جماعتِ احمدیہ اور سلسلہ کے ساتھ ایک گہرا لگاؤ تھا۔ آپ کی پیدائش بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی دعاؤں کے نتیجہ میں ہوئی۔ ہماری والدہ محترمہ کی پہلی اولادِ نرینہ فوت ہو جانے پر جب حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بغرض دعا عرض کیا گیا تو آپ نے صبر کرنے کی صورت میں اولادِ نرینہ کی بشارت دی اور نام بھی ناصر احمد تجویز فرمایا۔ اور مابعد خدا تعالےٰ نے میری والدہ محترمہ کو بھائی ناصر احمد کی صورت میں اولاد نرینہ سے نوازا۔

آپ حضرت رشید محمد اہرانوی رفیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور رانا عزیز احمد مرحوم آف چک $\frac{88}{ج ب}$ ضلع فیصل آباد کے بڑے لڑکے تھے۔

مرحوم قیامِ پاکستان کے بعد اہرانہ ضلع ہوشیار پور سے ہجرت کر کے اپنے بزرگوں کے ہمراہ چک $\frac{88}{ج ب}$ ضلع فیصل آباد میں آباد ہوئے۔ عمر اُس وقت $\frac{13}{14}$ سال تھی۔

دورانِ مدرس مرحوم کو اپنی والدہ اور بہن بھائیوں کی خدمت کی بے حد توفیق ملی۔ اوّلین ایام میں جب ہماری والدہ محترمہ بچوں کی تعلیم کی غرض سے چک سے ربوہ منتقل ہو گئیں تو ہماری مالی حالت بہت ہی ناگفتہ بہ تھی۔ برادر مرحوم کی اُس وقت ملازمت کی ابتداء تھی۔ اور اُن کو ۲۸ روپے ماہوار تنخواہ ملتی تھی۔ اُس میں سے ہر ماہ وہ ہمیں ۲۵ یا ۲۶ روپے بذریعہ منی آرڈر بھجواتے رہے۔ میرا یہ تحریر کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ مرحوم کو نوجوانی سے ہی والدین کی خدمت کی توفیق ملی اور اُن کے اس عمل سے آج کل کے نوجوان بھی سبق حاصل کر سکتے ہیں۔

مرحوم بھائی صاحب نے پینشن حاصل کرنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور اُن کے پہرہ داروں میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔ حضرت صاحب آپ کو پیار سے بہادر بیٹا کہہ کر پکارا کرتے تھے۔

مابعد انہوں نے بطور بی۔ ٹی ماسٹر محکمہ تعلیم میں نوکری کر لی۔ اور جہاں بھی رہے کامیاب داعی الی اللہ کی ذمہ داری احسن رنگ میں ادا کرتے رہے عام طور پر اُن کے ایک جگہ سے دوسری جگہ تبادلے کی وجہ بھی یہی بنتی تھی۔ اِن دنوں آپ بطور بی ٹی ماسٹر مڈل سکول احمد نگر تعینات تھے۔

مرحوم کو چندوں کی ادائیگی کا بے حد شوق تھا۔ ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کرتے تھے۔ ابھی چند ماہ قبل جب خاکسار نے جرمنی سے ٹیلیفون پر اُن سے بات کی اور پوچھا کہ FORIGN AID کی ضرورت تو نہیں۔ انہوں نے جواباً کہا Two Thousand Mark میں نے پوچھا کیوں کس لئے ضرورت ہے تو بتایا کہ صد سالہ جوبلی فنڈ اور دیگر چندہ جات بقایا ہیں۔ لہٰذا خاکسار نے اُن کی خواہش کا احترام کیا۔

مرحوم سلسلہ کے بزرگان سے خاص عقیدت رکھتے تھے۔ اور بزرگان کی صحبت میں خاص سکون محسوس کرتے تھے۔ اُن کی یہ عادت تھی کہ وہ بزرگانِ سلسلہ کے نصائح اُن کی دستی تحریر میں اپنی کاپی پر محفوظ کر لیتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ "یہ خزانہ ہے خزانہ" آج سے آٹھ سال قبل جب خاکسار نے اُن کی کاپی دیکھی تھی تو اُس میں اور بزرگوں کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ - حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ - حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی دستی تحریریں موجود تھیں۔ اِن آٹھ سالوں میں نہ جانے اور کتنے بزرگان سے اُن کی ملاقات ہوئی ہو گی اور اُن کی تحریریں اکٹھی کی ہوں گی۔

مرحوم کو سلسلہ کے علماء اور بزرگوں کی خدمت کرنے اور دعائیں حاصل کرنے کا ایک جنون تھا اور ایک گونہ خوشی محسوس کیا کرتے تھے۔ بزرگانِ سلسلہ کو بھی مرحوم بھائی سے ایک خاص قسم کا اُنس تھا۔ جس کی ایک جھلک جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر مجھے بھی دیکھنے کا موقعہ ملا۔ مَیں نے جب حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت سے اپنے بھائی کی وفات کا ذکر بغرض دعا کیا تو خدا گواہ ہے آپ نے اُن کی وفات کو غیر معمولی طور پر محسوس کیا۔ اور بڑی دیر تک مرحوم بھائی کی خوبیوں کا ذکر کرتے رہے اور مجھے ڈھارس دیتے رہے۔ جزاہم اللہ۔

جب اللہ تعالےٰ نے محلہ باب الابواب میں مجھے مکان بنانے کی توفیق دی تو چونکہ خاکسار جرمنی میں تھا اور موقع پر موجود نہ تھا۔ بھائی ناصر نے اپنی طرف سے کوشش کر کے نہ صرف بزرگانِ سلسلہ میں سے حضرت صوفی غلام محمد صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود۔ حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت اور دیگر کئی ایک بزرگان کو بنیاد رکھنے کے لئے تکلیف دی بلکہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سے بھی اینٹ پر دعا کروائی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کو کتنا خلوص اور پیار تھا اور دعا پر کتنا یقین تھا۔ مرحوم جب بھی مجھے جرمنی میں خط لکھتے آدھا خط صرف اور صرف دعاؤں سے پُر ہوتا اور خلافت سے وابستگی اور نماز کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہوئی ہوتی۔

مرحوم ۲۳ جولائی ۱۹۸۷ء کو فضل عمر ہسپتال سے چھوٹی بچی کے لئے دوائی لے کر گھر آ رہے تھے تو سائیکل پر ہی گھر سے نزدیک دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے گر پڑے اور طبّی امداد کے حصول سے قبل ہی اپنی جان مولیٰ حقیقی کے سپرد کر دی۔

مرحوم چونکہ موصی تھے لہٰذا بہشتی مقبرہ میں ۲۴ جولائی ۱۹۸۷ء کو مدفون ہوئے۔ وفات پر اُن کے ذمہ کسی قسم کا بقایا نہ تھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میری عرض پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے کمال شفقت سے جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز کی اختتامی تقریر سے قبل نمازِ جنازہ غائب پڑھا دی۔

مرحوم نے سوگواران میں ماں۔ چار بھائی دو بہنیں۔ بیوہ اور ۳ کمسن بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں سے نعیمہ ناصر بعمر ۵ سال سعید احمد بعمر ۳ سال اور منیرہ ناصر کی عمر ابھی بمشکل ایک سال ہے۔ احباب جماعت سے التجاء ہے کہ وہ مرحوم کی بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔ اور لواحقین کے لئے صبرِ جمیل کی۔ مولیٰ کریم محض اپنے فضل سے مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور لواحقین کو اپنی رضاء کی راہوں پر چلائے صبر جمیل عطا فرمائے اور انجام بخیر کرے۔ آمین۔

درخواست ہائے دُعا

(۱) :- خاکسار کے والد محترم بی ایم بشیر احمد صاحب ساکن بنگلور عرصہ قریب دو سال مختلف عوارض میں مبتلا رہے۔ گو اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے طبیعت ٹھیک ہے تاہم بہت زیادہ ضعف لاحق ہے۔ اسی طرح خاکسار کی والدہ محترمہ اختر بیگم صاحبہ بھی کافی عرصہ سے گھٹنوں میں درد کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ قارئین سے محترم والدین نیز خسر محترم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب و خوشدامن محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ساکن ملے پلی حیدرآباد کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازئ عمر کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار۔ بشارت احمد بنگلوری۔ حیدرآباد

(۲) :- مکرم سیٹھ سیرا اعجاز حسین صاحب کی نئی قائم شدہ "النصر لون فیکٹری" جڑچرلہ مورخہ $\frac{9}{87}$ ۲۸ سے باقاعدہ کام کرنے لگی ہے۔ موصوف اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ ۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کر کے قارئین بدر کی خدمت میں اس فیکٹری کے ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت ہونے کے لئے (۳) :- مکرم عبدالرشیم صاحب راٹھور ساکن یاری پورہ (کشمیر) ہر قسم کی آفات سے محفوظ رہتے ہوئے حق و صداقت کی اشاعت اور مخلوق خدا کی خدمت کی بیش از بیش توفیق پانے کے لئے قارئین سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں ✦

مدیر روزنامہ "آزاد ہند" کلکتہ کے نام

ایک مکتوب

محترم ایڈیٹر صاحب آزاد ہند! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کا اداریہ (مورخہ ۳۰ جون سنہ ۸۷ء) بعنوان "سر سید کی نہیں مولانا آزاد کی ضرورت ہے" اور جناب محمد کلیم الدین شمس صاحب سابق ڈپٹی سپیکر مغربی بنگال کا مضمون "ہندوستانی مسلمان کدھر جائیں" پڑھے۔ واقعی موجودہ حالات میں یہ سب سے اہم مسئلہ ہے کہ آج عالم اسلام خصوصاً ہندوستانی مسلمانوں کے مسائل کس طرح حل ہو سکتے ہیں جس کے لئے محترم کلیم الدین صاحب شمس نے سر سید احمد خان مرحوم کے دور میں واپس جانے کا مشورہ دیا ہے اور آپ کی دلی تمنا ہے کہ کاش مولانا ابو الکلام آزاد ایک بار پھر دنیا میں تشریف لے آئیں تو شائد ہندوستانی مسلمانوں کی بگڑی سنور جائے۔

لیکن آج مسئلہ صرف ہندوستانی مسلمانوں کا ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کا ہے اگر چہ ہندوستان میں مسلمان فرقہ پرست ہندوؤں مفاد پرست سیاسی راہنماؤں اور پی اے سی وغیرہ کے ظلم وستم کی چکی میں پس رہے ہیں تو دوسری طرف ایران و عراق میں مسلمان مسلمانوں کے ہاتھوں ہلاک ہو رہے ہیں۔ دونوں مسلمان ممالک اربوں روپے خرچ کر کے کفار سے ہتھیار مانگ کر ایک دوسرے کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ اور اپنے فعل پر دونوں میں سے کسی کو ذرہ بھی ندامت نہیں۔ اسی طرح افغانستان کا حال ہے کسی سے پوشیدہ نہیں۔ پاکستان میں پٹھان اور مہاجر ہی ایک دوسرے کا آئے دن بے دردی سے خون بہا رہے ہیں۔ لبنان کے حالات بھی سب کے سامنے ہیں کہ کس طرح ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کا بے دریغ خون بہا رہا ہے جبکہ قرآن مجید یہ اعلان فرما رہا ہے۔

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ۝ (سورۃ النساء آیت ۹۳)

ترجمہ:۔ اور جو شخص کسی مومن کو دانستہ قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہو گی وہ اس میں دیر تک رہتا چلا جائے گا۔ اور اللہ اس سے ناراض ہو گا۔ اور اسے اپنی جناب سے دور رکھے گا۔ اور اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کرے گا۔

واضح رہے کہ یہ آیت اس تسلسل میں ہے کہ اگر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو قتل کر دے تو اس کا کیا حال ہو گا۔ چنانچہ اس سے پہلی آیت میں یہ مضمون ہے کہ اگر کوئی مسلمان کسی مومن کو غلطی سے نادانستہ قتل کر دے جس میں ارادہ شامل نہ ہو تو اسے ایک غلام کو آزاد کرنے کے علاوہ خون بہا ادا کرنا ہو گا۔۔۔ اب اس آیت کو پیش نظر رکھ کر قارئین خود غور فرمائیں کہ بنگلہ دیش بننے کے وقت جو ہزارہا مسلمانوں کا خود مسلمانوں نے بے دریغ خون بہایا یا اب بھی ایران و عراق میں اور لبنان میں بہایا جا رہا ہے۔ اس کا انجام خدا نے احکم الحاکمین نے کیا فرمایا ہے ایک اور پہلو بھی ہے وہ یہ کہ خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کی شان میں فرمایا ہے۔ وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ۔ کہ اے مسلمانو، اگر تم سچے اور پکے مومن ہو گے تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں زیر نہیں کر سکتی۔ اور تم ہی ہمیشہ غالب رہو گے۔ چنانچہ ایک وہ زمانہ تھا کہ جب پہلی مردم شماری مدینہ منورہ میں ہوئی تو صحابہ کرامؓ نے کہا یا رسول اللہؐ اب بھلا دنیا کی کون سی طاقت ہمیں مٹا سکتی ہے۔ اب تو ہماری تعداد ۷۰۰ ہو گئی ہے یا تو خلافت راشدہ کا وہ عظیم الشان دور تھا کہ ؂

وہ تاج قیصر وکسریٰ وہ کرّ و فر شاہانہ ؎ ہزار سب کچھ تھا جو بھی محمدؐ کے گدا پیچھے

اور یا پھر آج مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ ؂

صید و شکار غم ہے تو مسلم خستہ جان کیوں ؎ اٹھ گئی سب جہاں سے تیرے لئے امان کیوں
بیٹھنے کا تو ذکر کیا بھاگنے کو جگہ نہیں ؎ ہو کے فراخ اس قدر تنگ ہوا جہان کیوں

غرض آج ہر میدان میں مسلمان سب سے پیچھے اور پستی کا شکار نظر آتے ہیں خواہ علمی میدان ہو یا عملی اور یا میدان جنگ ہو ہر جگہ مغلوب ہیں۔ ایک چھوٹی سی اسرائیلی ریاست ہے جو چوطرفہ اسلامی حکومتوں میں گھری ہوئی ہے اور چند لاکھ یہودی کروڑوں مسلمانوں کے لئے ناقابل بیان پریشانی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ بغرض آج تو پورا عالم اسلام ہی ایک بہت بڑی آزمائش اور امتحان میں سے گذر رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے مسلمانوں کا حال ہر دن بد سے بدتر ہوتا جا رہا ہے۔ قرآن واحادیث کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ یہ وہی حالات ہیں جن کے بارے میں مخبر صادق خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے خبر دے رکھی ہے۔ یعنی ایمان کا کمزور ہو جانا۔ مسلمانوں سے علم کا اٹھ جانا۔ عملی قوت کا مفقود ہونا۔ مسلمانوں کا تہتر فرقوں میں بٹ کر شیرازہ بکھر جانا وغیرہ وغیرہ غرضیکہ آج جو کچھ نظر آ رہا ہے اس کا پورا نقشہ احادیث میں درج ہے۔

پس ان حالات میں سر سید احمد خان یا مولانا ابو الکلام آزاد آکر کیا کر سکتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے یہ بزرگ اسلام اور مسلمانوں کا درد رکھتے تھے بلکہ ان بزرگوں کی بھی خواہش اور دلی تمنا تھی کہ کسی طرح مسلمانوں کی حالت بہتر ہو جائے اور مسلمان اپنے اسلاف کی طرح ہر میدان میں ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائیں۔ ہاں اگر کسی شخص کے ذریعہ سے عالم اسلام تو کیا عالم انسانیت کے مسائل حل ہو سکتے ہیں تو وہ صرف اور صرف ہمارے ہادی کامل حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جن کے بارے میں موجودہ صدی کا عالمی شہرت یافتہ مصنف "جارج برنارڈ شا" بھی یہ لکھنے پر مجبور ہو گیا کہ "میرا ایمان ہے کہ اگر موجودہ زمانہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسا انسان دنیا کا ڈکٹیٹر یا آمر بن جائے تو وہ ہمارے زمانہ کی مشکلات کا ایسا حل تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائے گا جس کے نتیجہ میں حقیقی مسرت اور امن حاصل ہو جائے گا"۔

سچ تو یہ ہے کہ جارج برنارڈ شاہ نے اپنے دلی خیالات کا جو اظہار کیا ہے وہ سو فیصدی صحیح اور درست ہے۔ اور اس اعتبار سے منزل کے اور بھی قریب تر کر دینے والا ہے کہ خود حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں یہ خوشخبری دی ہے کہ جب اسلام ہر طرح سے کمزور ہو جائے گا اور مسلمانوں کا سارا رعب و دبدبہ جاتا رہے گا تو پھر حضرت امام مہدی علیہ السلام آئیں گے اور ان کے ذریعہ اسلام دوبارہ ترقی کرے گا۔ اور مسلمانوں کو ان کے ذریعہ تحفظ حاصل ہو گا۔ امت محمدیہ کے سالہا بزرگ، اولیاء، صلحاء اور مجددین نے بھی یہی پیغام دیا اور یہاں تک فرمایا کہ وہ امام مہدیؑ چودھویں صدی میں تشریف لائیں گے۔ جو مسلمانوں کی بگڑی بنائیں گے۔۔ اب ظاہر ہے کہ جس پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی ساری باتیں سچی ثابت ہوئی ہیں انہی کی یہ بات بھی ضرور سچی ہے۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن یہ بات ضرور پوری ہو کر رہے گی۔ لہٰذا اب جبکہ چودھویں صدی پوری ختم ہو کر پندرھویں صدی میں ہم داخل ہو چکے ہیں تو ہمیں غور کرنا ہو گا کہ آخر امام مہدی علیہ السلام کے آنے کا وعدہ کیا ہوا۔؟ فقط

ایس اے ظفر
70/C Tiljala Road. Cal-46
Dated:- 1.7.87

درخواست ہائے دعا

۔۔ مکرم عبد المالک صاحب لاہور (پاکستان) سے مکرم چوہدری شاہنواز صاحب کی صحت و سلامتی اور مکرم عبد الستار صاحب کی کاروباری پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ سری نگر سے مکرم عبد السلام صاحب نائک صدر جماعت احمدیہ سرینگر اور مکرم خواجہ عبد العزیز صاحب جواہر نگر (سرینگر) کی کامل صحت و شفایابی اور محترمہ تسنیمہ احمد صاحبہ سرینگر کے بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔۔ محترمہ مریم بیگم صاحبہ راج باغ سرینگر بشمول اعانت بدر مختلف مدات میں پانچ صد روپے ادا کر کے اپنے بڑے بیٹے عزیز جمشید احمد سلمہٗ کی کامل صحت و شفایابی اور پریشانیوں کے ازالہ نیز دوسرے بیٹے عزیز دانش احمد سلمہٗ کی اسی ماہ میں ہو رہی شادی کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے۔۔ مکرم عبد الرؤف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کیرہ (بنگال) اپنے بھائی عزیز عبد الحلیم سلمہٗ کی کلکتہ یونیورسٹی سے بی کام آنرز پارٹ فرسٹ میں دوسرے بھائی عزیز عبد الودود سلمہٗ کی سائنس کے مضمون کے ساتھ ہائر سیکنڈری میں نمایاں کامیابی اور تیسرے بھائی کے مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کی خوشی میں دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے ہر سہ عزیزان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب زیرو درویش مقیم گلبرگہ اپنی کامل صحت و شفایابی نیز مقبول خدمت سلسلہ کی توفیق پانے اور اپنے ذریعہ حال ہی میں قبول احمدیت کی سعادت پانے والوں کی استقامت کے لئے۔۔ مکرم شیخ علی احمد صاحب کیرنگ ناظم انصار اللہ ضلع پوری دس روپیہ اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی ہمشیرہ محترمہ امۃ الحی صاحبہ جو ایک ماہ سے شدید بیمار ہیں اور بہت زیادہ کمزور ہو چکی ہیں کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیر اہتمام جلسۂ یوم القرآن

دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی طرف سے موصولہ رپورٹ کے مطابق لجنہ اماء اللہ مقامی کے زیر اہتمام مورخہ ۹/۹/۸۷ کو محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ کی صدارت میں جلسہ یوم القرآن منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرمہ شاہینہ مرزا صاحبہ کی تلاوت اور مکرمہ راشدہ رحمٰن صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد مکرمہ امۃ الرؤف بشریٰ صاحبہ مکرمہ بشریٰ طلیبہ صاحبہ، مکرمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ، مکرمہ شمیم اختر گیانی صاحبہ اور مکرمہ مبارکہ شاہین صاحبہ نے قرآن مجید کے مختلف درخشندہ پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دوران تقاریر مکرمہ عطیہ بیگم صاحبہ دختر عزیزہ مبارکہ صاحبہ آف امریکہ نے نظمیں پڑھیں۔ آخر میں محترمہ صدر اجلاس نے لجنہ و ناصرات کو قرآنی علوم سیکھنے کی طرف توجہ دلائی نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جلیل القدر قرآنی خدمات کا اختصار سے ذکر فرمایا دُعا کے ساتھ اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ جلسہ کے بعد ہفتہ قرآن مجید منایا گیا جس میں تمام حلقہ جات کا دورہ کرکے قرآن مجید ناظرہ و ترجمہ سیکھنے والی ممبرات کا سروے کیا گیا۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے اپنی نگرانی میں تمام ممبرات کے لئے ان کے حلقہ میں قرآن پڑھنے کا انتظام کیا۔ فجزاھا اللہ خیراً۔

علاقہ آندھرا کا ۵۰۰ کلومیٹر پر مشتمل تبلیغی اور تربیتی دورہ

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج مبلغ حیدرآباد تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۸/۹/۸۷ کو بعد نماز فجر مکرم اشفاق احمد صاحب، عزیز ارشد حسین صاحب اور خاکسار پر مشتمل ایک وفد علاقہ کریم نگر اور ورنگل کے تبلیغی و تربیتی دورہ کی غرض سے موٹر سائیکلوں پر روانہ ہوا۔ اس سفر میں نارائن گری۔ رتنا گری۔ کنڈور۔ کماراپلی۔ نانیجاری مٹرور، ادتاپور اور بالاکرتی وغیرہ مقامات پر نو مبائعین سے ملاقات کی گئی۔ اور تربیتی اُمور کا جائزہ لے کر مزید پروگرام بنائے گئے بعض مقامات پر بچوں سے دینی سوالات بھی کئے گئے جن کا انہوں نے نہایت احسن رنگ میں جواب دیا۔

باوجود طویل مسافت کے خدام نے بہت ہمت اور حوصلے کا مظاہرہ کیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ خیراً۔

آل ریلیجس کانفرنس سکندرآباد میں احمدی مبلغ کی تقریر

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس ہی تحریر کرتے ہیں کہ آندھرا پردیش کی معروف سوسائٹی سیوا نکیتن کی طرف سے پانچویں آل ریلیجس کانفرنس ۲۷/۹/۸۷ کو سکندرآباد میں منعقد کی گئی جس میں جملہ مذاہب کے سکالرز کو مدعو کیا گیا۔ اسلام کی نمائندگی کے لئے ایک مقرر کے علاوہ خاکسار کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ خاکسار کے ہمراہ مکرم سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب۔ مکرم سیٹھ یوسف احمد صاحب الٰہ دین، مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب۔ مکرم واصف انصاری صاحب۔ مکرم مقصود احمد صاحب شرق اور مکرم داؤد احمد الٰہ دین صاحبہم نے بھی کانفرنس میں شرکت کی۔

خاکسار نے اسلامی مساوات اور رواداری پر قرآنی تعلیمات کو پیش کیا جسے غیر از جماعت افراد نے بہت پسند کیا۔ مکرم سیٹھ یوسف احمد الٰہ دین صاحب نے موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کافی تعداد میں انگلش، اُردو اور ہندی کا لٹریچر حاضرین میں تقسیم کیا۔

سروِ دھرم سمیلن کٹک میں نمائندہ جماعت کی تقریر

مکرم شمس الحق خان صاحب معلم وقفِ جدید لکھتے ہیں کہ کٹک میں ہندو مت کی ایک سنستھا "سورتی ویدیہ مندر" کی طرف سے ۲۸/۵/۸۷ سے مسلسل ایک ہفتہ تک سروِ دھرم سمیلن منعقد کیا گیا۔ جس میں مورخہ ۲/۶/۸۷ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے موضوع پر تقریر کرنے کی غرض سے خاکسار کو مدعو کیا گیا چنانچہ خاکسار کے ہمراہ مکرم سید غلام مصطفیٰ صاحب زعیم انصار اللہ ضلع کٹک اور چند احباب وقت مقررہ سے پہلے ہی سمیلن میں پہنچ گئے۔ سب سے پہلے آچاریہ سوامی نیوا نند سرسوتی سے ملاقات کی گئی انہوں نے خاکسار سے بیس منٹ تک اسلام کے متعلق مختلف سوالات کئے جن کا مدلل جواب دیا گیا شام چار بجے سے پانچ بجے تک خاکسار نے تقریر کی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بیان کرنے کے علاوہ حضورؐ کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کئے سامعین نے بڑے غور سے تقریر سُنی اور خوشی کا اظہار کیا۔ بعد میں سوامی جی سے تبادلہ خیالات بھی ہوا۔ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہندی زبان میں پیش کی گئی۔ جسے موصوف نے خوشی سے قبول کیا۔ کئی دوسرے ہندو بھائیوں سے بھی تبادلہ خیالات کا موقع ملا۔

مجلس خدام الاحمدیہ خانپور ملکی کا دوسرا سالانہ اجتماع

مکرم محمد اطہر حسین صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ خانپور ملکی (بہار) رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲ اور ۳ اکتوبر کو مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ خانپور ملکی نے اپنا دوسرا سالانہ اجتماع مسجد احمدیہ میں منعقد کیا۔ جس میں احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب بھی کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر اجتماع گاہ کو مختلف رنگ کے بلبوں اور جھنڈیوں اور بینروں سے آراستہ کیا گیا۔

مورخہ ۲/۱۰/۸۷ کو بعد نماز جمعہ افتتاحی اجلاس زیر صدارت مکرم سید مجید عالم صاحب صدر جماعت منعقد ہوا۔ مکرم کے عبد السلام صاحب معلم وقفِ جدید کی تلاوت کے بعد مکرم صدر صاحب نے پرچم کشائی کی بعدہٗ مکرم عادل رشید صاحب نائب قائد نے عہد دہرایا۔ اور مکرم سید شائق احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ نظم کے بعد مکرم سید جاوید عالم صاحب نے حضور ایدہ اللہ کا پیغام برموقع سالانہ اجتماع مرکزیہ پڑھ کر سُنایا اور خاکسار نے سالانہ رپورٹ کارگذاری پیش کی صدارتی خطاب کے بعد مکرم مولوی کے عبد السلام نے دُعا کرائی۔ ٹھیک چار بجے احمدیہ گراؤنڈ میں ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ نماز عشاء کے بعد مقابلہ جات حسن قرأت، نظم خوانی، تقاریر، پرچہ ذہانت اور کوئز پروگرام رکھے گئے۔

مورخہ ۳ اکتوبر کو بوقت نو بجے صبح اطفال الاحمدیہ کے اجتماع کا افتتاحی اجلاس مکرم سید جاوید عالم صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم سید شائق احمد صاحب کی تلاوت کے بعد صدر اجلاس نے پرچم کشائی کی مکرم نعیم احمد صاحب ناظم اطفال نے عہد دہرایا اور مکرم انور حسین صاحب نے نظم پڑھی بعد ازاں خاکسار نے حضور کا پیغام پڑھ کر سُنایا مکرم نصیر احمد صاحب نے سالانہ کارگذاری رپورٹ مجلس اطفال الاحمدیہ پڑھ کر سنائی اور اطفال نے ایک ترانہ سنایا۔ صدارتی خطاب کے بعد مکرم مولوی کے عبد السلام صاحب نے دُعا کرائی۔ ساڑھے دس بجے اطفال کے دلچسپ ورزشی مقابلے اور نماز عصر کے بعد مقابلہ جات حُسنِ قرأت، نظم خوانی، تقاریر، بیت بازی اور کوئز پروگرام رکھے گئے۔

بعد نماز مغرب وعشاء اختتامی اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم سید مجید عالم صاحب عمل میں آئی مکرم سہیل احمد صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم عادل رشید صاحب نے خدام کا اور مکرم نعیم احمد صاحب نے اطفال کا عہد دہرایا۔ مکرم سید عبد العزیز صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی بعدہٗ مکرم صدر صاحب نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو انعامات دیئے۔ بعض افراد کو خصوصی انعام بھی دیئے گئے۔ تقسیم انعامات کے بعد مکرم سید جاوید عالم صاحب صدر استقبالیہ کمیٹی نے شکریہ ادا کیا۔ صدر جلسہ کے اختتامی خطاب کے بعد مکرم مولوی کے عبد السلام صاحب نے دُعا کرائی جس کے ساتھ ہی ہمارا سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔ علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں مکرم مولوی آفتاب احمد صاحب، مکرم مولوی کے عبد السلام صاحب، مکرم انور حسین صاحب ایم اے، مکرم سید عبد العزیز صاحب، مکرم ڈاکٹر انوار احمد صاحب، مکرم سید جاوید عالم صاحب، مکرم سید ہارون رشید صاحب، مکرم عادل رشید صاحب، مکرم عبد العزیز صاحب، مکرم اقبال احمد صاحب، مکرم عادل رشید صاحب زیدی، مکرم سید شائق احمد صاحب اور خاکسار نے صدارت یا ججمنٹ کے فرائض سرانجام دیئے۔

لجنہ اماء اللہ جڑچرلہ کی طرف سے ہفتہ قرآن مجید کا اہتمام

محترمہ ثروت پروین صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ جڑچرلہ تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۱۸/۷/۸۷ سے ہفتہ قرآن مجید منایا گیا جس کے دوران بہنوں اور بچیوں نے قرآن مجید کے متعلق مختلف عنوانات پر تقاریر کیں آخری اجلاس میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مقامی نے قرآن کریم کی تلاوت اور ترجمہ سیکھنے کی اہمیت بیان کی۔

نیما پور میں تبلیغی جلسہ:۔ مکرم قائمقام قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نیما پور رقمطراز

ہیں کہ مورخہ ۱۳/۹/۸۷ کو زیر صدارت مکرم سیٹھ عبدالصمد صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ یادگیر وسیع پیمانہ پر ایک تبلیغی جلسے کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں احباب جماعت احمدیہ یادگیر بھی شریک ہوئے۔ مکرم عبدالحبیب صاحب اُستاد کی تلاوت اور مکرم خلیل احمد صاحب عجیب شمیر کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبدالعزیز صاحب اُستاد اور مکرم سیٹھ عبدالصمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" کے عنوان پر تقاریر کیں۔ شرپسند عناصر کی مخالفت کے باوجود جلسہ میں غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ مستورات نے بھی پردہ کی رعایت سے استفادہ کیا۔ اس موقعہ پر قریباً ۸۰۰ احباب و خواتین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ جلسہ ختم ہونے پر لندن کانفرنس کی ویڈیو کیسٹ بھی دکھائی گئی۔

جماعت احمدیہ گلبرگہ کے زیر اہتمام تربیتی اجلاس

مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ گلبرگہ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۵/۹/۸۷ کو بعد نماز مغرب بعنوان "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" ایک تربیتی اجلاس کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم مولوی محمد یوسف صاحب درویش نے کی۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد خاکسار اور صاحب صدر نے مندرجہ بالا عنوان پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بعد دُعا جلسہ برخاست ہوا۔

مسجد احمدیہ کوڈالی میں تربیتی جلسے

مکرم سی ایچ عبدالرحمن صاحب معلم وقفِ جدید تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۳/۹/۸۷ کو بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد کوڈالی میں زیر صدارت مکرم سی مبارک احمد صاحب زعیم مجلس انصار اللہ تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار کی تلاوت کے بعد مکرم مولوی پی ابوبکر صاحب معلم وقفِ جدید نے سورۃ الفرقان کے آخری رکوع کا ترجمہ و تفسیر بیان کرتے ہوئے مختلف تربیتی پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ پردہ کی رعایت سے مستورات بھی جلسہ میں شریک ہوئیں صدارتی خطاب و دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اسی طرح مورخہ ۲۰/۹/۸۷ کو بھی بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم ٹی کے سلیمان صاحب صدر جماعت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار کی تلاوت اور افتتاحی صدارتی تقریر کے بعد مکرم این کنجی احمد صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت صوبائی کمیٹی کیرلہ نے "ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان کے تحت مختلف اُمور کی طرف توجہ دلائی پردہ کی رعایت سے مستورات نے شرکت کی۔ اختتامی صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم سید فضل رحیم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۱/۹/۸۷ کو محلہ گوہالی پوزر میں مکرم سید ذاکر الدین احمد صاحب کے مکان پر بعد نماز مغرب مکرم سید عبید السلام صاحب نائب صدر کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں خاکسار کی تلاوت اور عزیزم سید داؤد احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم سید ذکی الدین احمد صاحب، مکرم سید علاؤ الدین احمد صاحب شاہ قادری، مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مکرم مولوی عبدالوکیل صاحب انسپکٹر تحریک جدید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کیا۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ یہ اجلاس برخواست ہوا۔ غیر از جماعت احباب بھی اپنے گھروں اور مساجد میں بیٹھ کر جلسہ سنتے رہے۔

۵۰ کلومیٹر پر مشتمل تبلیغی سائیکل ٹور

مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ مقیم سملیہ۔ رانچی (بہار) لکھتے ہیں کہ مورخہ ۸/۹/۸۷ کو صبح آٹھ بجے اجتماعی دُعا کے ساتھ ناظر... خدام کا ایک تبلیغی وفد کثیر تعداد میں لٹریچر لے کر سائیکلوں پر روانہ ہو کر سفر ہوا۔ اراکین وفد ... کٹہر موڑ۔ ارگوڑا۔ اشوک نگر۔ سہر موں۔ ارگوڑا اسٹیشن اور کرمڈو وغیرہ کے مقامات پر لٹریچر تقسیم کیا۔ اور بعض جگہوں پر لوگوں سے تبادلہ خیالات کیا۔ بفضلہ تعالیٰ یہ تجربہ بہت کامیاب رہا۔ الحمدللہ۔

ضروری تصحیح

۲۷ ظہور (اگست) ۱۳۶۶ ہش/۱۹۸۷ء سے اسلامی کیلنڈر کا سال ۱۴۰۸ ہجری قمری شروع ہو چکا ہے مگر سہواً گزشتہ سے اب تک اخبار بدر کے سرورق پر ۱۴۰۷ ہجری قمری ہی لکھا جاتا رہا ہے۔ جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ قارئین اس کے مطابق اپنے اپنے پرچوں میں تصحیح فرمالیں۔ (ایڈیٹر)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد (بقیہ صفحہ ۱)

زیر صدارت مجلس شوریٰ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مجلسِ عاملہ مرکزیہ کے اراکین کے ساتھ باہر سے تشریف لانے والے نمائندگان اور مبلغین کرام نے حصہ لیا۔ جس میں سال ۱۹۸۹ء کا بجٹ آمد و خرچ نوّے ہزار روپے کا پیش کیا گیا۔ جسے سب اراکین نے متفقہ طور پر منظور کیا۔ اس کے بعد امتحان دینی نصاب کے طریق کار۔ رپورٹوں کا باقاعدگی سے ترسیل اور اپنی مساعی کو مزید تیز کرنے کے سلسلہ میں مختلف تجاویز زیر غور آئیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان تجاویز کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مجلسِ شوریٰ کے معاً بعد انصار اللہ کی بعض دلچسپ کھیلیں ہوئیں جن کا اس سے قبل ذکر ہو چکا ہے۔

شبینہ اجلاس (اختتامی پروگرام)

نماز مغرب و عشاء اور اجتماعی رات کے کھانے کے بعد ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے شبینہ اجلاس کا آغاز ہوا۔ اس میں سب سے پہلے مجلس سوال و جواب کا انعقاد عمل میں آیا۔ محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی۔ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب اور خاکسار محمد کریم الدین شاہد نے ۴۲ مختلف سوالات کے علمی اور تحقیقی جوابات دیئے۔ یہ پروگرام بھی سامعین کے لئے ازدیادِ علم کا باعث بنا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہر دو مذکورہ سوال و جواب میں لجنہ اماء اللہ کی ممبرات نے بھی پردہ کی رعایت سے استفادہ کیا۔

مجلس سوال و جواب کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے انعامات تقسیم فرمائے۔ چنانچہ حُسنِ کارکردگی کے لحاظ سے اوّل آنے والی مجلس انصار اللہ کیرنگ کو بڑی ہی خوبصورت بنائی گئی "محمود ٹرافی" آپ نے دی۔ اسی طرح مجلس انصار اللہ قادیان کو دوسرا انعام اور مجلس انصار اللہ مدراس کو تیسرا انعام دیا گیا۔ بعد ازاں علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں اوّل دوم سوم رہنے والے انصار کو انعامات دیئے گئے۔

تقسیم انعامات کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے انصار کے علمی۔ ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لینے پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کی روشنی میں انصار کو مفید نصائح فرمائیں۔ خصوصاً تربیتِ اولاد اور تبلیغی مساعی کو تیز تر کرنے اور ذیلی تنظیموں کے لائحہ عمل پر پورا پورا عمل کرنے کی تلقین فرمائی اپنے اس بصیرت افروز خطاب کے بعد آپ نے ایک لمبی اور پُر سوز اجتماعی دُعا کرائی اور اس کے ساتھ ہی انصار اللہ مرکزیہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کی روحانی برکات سے سبھی احباب کو متمتع فرمائے۔ اور اس میں شریک ہونے والے تمام انصار کو اپنے افضال سے نوازے اور جو احباب اپنی مجبوریوں کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکے اللہ تعالیٰ اُن کی مجبوریاں دُور کرے اور آئندہ بڑھ چڑھ کر وہ اس کمی کو پورا کرنے والے بنیں۔ آمین ؂

وفات حسرت آیات

مکرم محمد حشمت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ چنداپور کے بیٹے محمد مبشر صاحب عین عالم جوانی میں مورخہ ۳ اکتوبر کو گاندھی ہسپتال سکندر آباد میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ یہ نوجوان بہت صحتمند اور اچھے کھلاڑی تھے۔ وفات سے صرف دو دن پہلے اپنے علاقہ میں کرکٹ کا میچ جیتا۔ بظاہر کسی قسم کی کوئی بیماری اور تکلیف بھی نہ تھی اچانک دماغ پر فالج کا حملہ ہوا اور مرحوم چند گھنٹوں میں ہی عالم فانی سے عالم جاودانی میں انتقال کر گئے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور دو چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مولوی شیخ مسعود احمد صاحب انیس معلم وقفِ جدید حیدر آباد کے داماد تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

خاکسار

حمید الدین شمس مبلغ انچارج آندھرا پردیش

اعلاناتِ نکاح

(۱) مورخہ ۸۷/۷/۲۴ کو بعد نماز جمعہ بیت الظفر نیویارک (امریکہ) میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج نے مکرم شیخ محمد رفیق صاحب آف مدراس حال مقیم امریکہ کی پوتی عزیزہ فرحانہ محمد سلیمان رہبا بنت مکرم ڈاکٹر شاہد احمد صاحب کا نکاح ہمراہ مکرم ڈاکٹر ایاز احمد صاحب سلمہٗ ربہٗ ابن مکرم ڈاکٹر سعید فاروق احمد صاحب مقیم ولز مالٹا (برطانیہ) کے ساتھ پانچ ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر پڑھا۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے درخواست دعا ہے۔

خاکسار مرزا وسیم احمد امیر جماعت احمدیہ قادیان

(۲) مورخہ ۸۷/۸/۲ کو بعد نماز مغرب بمقام قاسم نیور علیگڑھ خاکسار نے عزیزہ یاسمین سلمہا بنت مکرم محمد نسیم خان صاحب کا نکاح ان کے مکان پر عزیز سید خالد احمد سلمہٗ ابن مکرم ایس۔ ایم۔ جمیل احمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ موتی ہاری (بہار) کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اسی خوشی میں فریقین نے ۳۵ روپیہ اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ قارئین سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار سید عارف احمد صدر جماعت موتی ہاری

تقاریب شادی و رخصتانہ

(۱) مورخہ ۸۷/۹/۲۰ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ایڈ نائب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ابن مکرم خواجہ احمد حسین صاحب درویش اور عزیزہ شوکت جہاں ناہید بنت مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد اُستاد مدرسہ احمدیہ قادیان کی شادی کے سلسلہ میں دعا ہوئی۔ تقریب عقد ہوئی۔ جس میں دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اجتماعی دعا کروائی۔ بعدہٗ بارات مکرم مولوی صاحب موصوف کے مکان پر گئی۔ جہاں پر محترم امیر صاحب مقامی کی قیادت میں احباب نے بارات کا استقبال کیا۔ یہاں بھی دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔

مورخہ ۸۷/۹/۲۱ کو مکرم خواجہ احمد حسین صاحب درویش نے اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ پر قریباً ۲۵۰ مرد و زن کو مدعو کیا۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار بشارت احمد حیدر قادیان

(۳) مورخہ ۸۷/۹/۱۹ کو خاکسار نے عزیز شیخ فہیم احمد سلمہٗ ابن مکرم شیخ غلام نبی صاحب فدا ساکن رشی نگر کا نکاح عزیزہ نسیم محمود سلمہا بنت مکرم ماسٹر محمود احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ مانلو مبلغ گیارہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا اور اسی روز شادی و رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ جملہ احباب جماعت سے جانبین کے لئے اس رشتہ کے بابرکت و باعثِ مسرت ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

خاکسار عبدالحی معلم وقفِ جدید چک۔ ایمرچہ کشمیر

عفو کا سلوک کرنا بہت ہی عظیم خوبی ہے۔

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
13- SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS - 600004
PHONES { 76360
74350

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PHONE. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA-700073

الخیر کلّہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE- 279203
CARD BOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15- PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج ۔ جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCT
PLOT NO- 6 - GROUND FLOOR
OLD CHAKALA, OPP. CIGARETTE FACTORY
ANDHERI (EAST)
PHONES { OFFICE - 634 8179
RESI - 629389 } BOMBAY- 400099

ھُوَالنَّاصِر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔

الرؤف جیولرز

۱۴۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری۔ شمالی ناظم آباد۔ کراچی

(فون نمبر:- ۶۹۰۰۱۴)

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ: گرشن احمد، گوتم احمد اینڈ براورس، سٹاکسٹ جیون ڈرلیبر۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محتاج دعا:- اقبال احمد جاوید مع برادران بے۔ این روڈ لائنز اینڈ جے۔ این انٹرپرائسز

NO. 75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX,
J. C. ROAD, BANGALORE - 560002
PHONE NO. 228666.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی۔ وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
6. ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM - MOOSARAZA
PHONE. 605558
BANGALORE - 560002.

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!" (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SARA Traders
WHOL SALE DEALER. IN HAWAI & PVC - CHAPPAB
SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD - 500002.
PHONE NO - 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص۲۱)

فون نمبر - 42916 ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

اسپیشلائزڈ:- کرشڈ کاٹن۔ ایرن میل۔ بون سینیوز اور ہارن ہوفس۔

(پتہ)

نمبر ۲/۲/۲۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"تمہارے اندر ایسی نیکی پیدا ہو کہ تم بھی ستارے بن جاؤ"

(کشتی نوح)

NR ®
CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں: آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب رنگ برنگے ہوائی چپل، ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۱۵/۲۲ اکتوبر ۱۹۸۷ء رجسٹرڈ نمبر پی / جی ڈی بی ۳۰